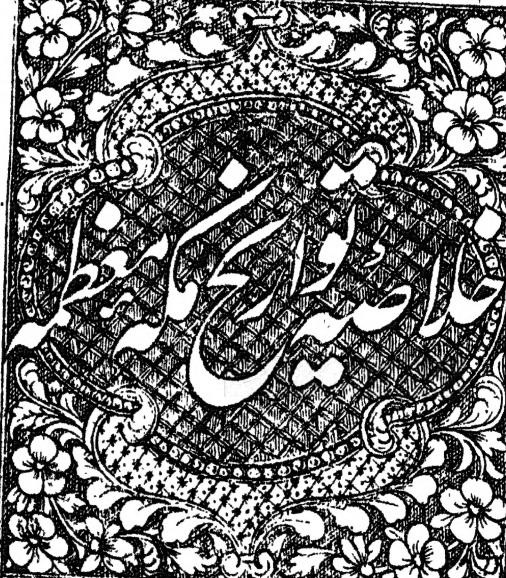




عجمی صنایع و مکاشفات فضل خلائق و مین و زمان

کتاب نامه و موقوف مال خرم و موقوف بیت الهام و مکانات تبرک و موسوم به



مصنف این کتاب عالم باطل فاضل میرزا داری محمد فرزند حسن خان مرعوم

پاکستان می نویسد کشور به کمال طبعین مطبوعه بی





بسم الله الرحمن الرحيم

آوازے مراتب حمد و ثناء سے رب الکعبہ جبل ذکر و قوت لفظ و لسان سے محال ہوا و عرفین راجعت
والا سے رسول حجازی و مناقب آل اطہار و اصحاب اخیار صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علیہم اجمعین
الیوم الدین و سنگاہ شرح و میان سے دورانہ اندازہ و ہم و خیال ہر خامہ رقم از نارسائی اگر اندیشہ تصور
محال سے گذر کر سلسلہ جنبان تحریر دعا ہو و سے مقام مقام شناسی سے دو زمین ہر آباب خرد و اصحاب
خبرت پر پوشیدہ نہ رہے کہ ذرہ بمقدار خاک کساری تصویب ذیل رسول ثقلین محمد فخر الدین حسین غفر اللہ لہ
ولو الدیہ و ستیاری عنایت جناب قدس کردگار سے بقتضائے فرما اضطراب شوق و آرزو کے سہ بار و سو
ارشد محمد مجرب نبویہ بین علی صاحبہا الف الف سلام و تحیۃ دار الخاندان شاہ جہان آباد سے وارو کا منظر اور شرف آفتاب
سعادت زیارت بیت اللہ الحرام کا ہوا جو ہنگام تقصیر اس غریمت باسعادت و مہینت کے ارشاد فیض منیا
حضرت فلک و مرتبت بر جبین منزلت مودۃ النجی خلافت گورگانی افسر فرق سلطنت صاحبقرانی زیب منزل
والا جامی سرافراز پایہ گاہ شائستگی ظل الہی کیوان رفعت شریارتبت ابو الظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ
بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ کا برابر استدراک کیفیت حال حرم محترم بیت الحرام و مکانات متبرکہ و غیرہ
سادہ ہوا تھا بعد ورو اس مقام شرف التیام کے ہر خاطر فائز نگارندہ اس سطور کے گذر کا کہ وہ چیز کہ بہترین
تحف و ہدایا قابل پسند و قبول بساط بوسان بارگاہ ارفع و اعلیٰ و موجب خرمی عوام و خواص باعث انتفاع
تخلیہ نڈان حدائق اخلاص ہو بطور نذر ملازمان صاحب سریر خلافت و تحفہ اصحاب تاملی مسلمین کے
ہمراہ لیجانا چاہیے بحسب حسن اتفاق رسالہ زبدۃ الاقوال الشریفی فی احوال مکۃ المنیعہ ہر ذکر



نہیں ڈر تین ہونچا اس عبادت کو تنہا بشر سے اور بیچ بعض زمانوں کے ہوتی تھی بیچ کو کے چند پہننے والوں کے
چنانچہ مصنف کتاب علام یعنی فقہیہ قطب الدین گئی نے لکھا ہوائی تاریخ میں کہ پایا میں نے بن مصباح یعنی
سین اڑکا فی میں پہلے سلطنت سلطان مراد خان بن سلیم خان بن سلیمان خان بن عثمان خان کے کھالی
حرم اور حطاف آدمیوں سے پس میل کیا میں نے طواف تناکلی بارو کرما آئے کہ حکایت کی مجھے شیخ عمر کی نے
کہو لکھا آئے ایک ہرن اڑا کوہ ابی تمیس سے اور داخل ہوا حرم میں بال لصفاسے پھر مگر گیا اور آنا اسکا
بسبب خالی ہونے حرم کے تھا آدمیوں سے اور کرما آئے ہم دیکھتے تھے بازار صفاد مردوہ کھالی عینچہ والوں کے
اور دیکھتے تھے قافلہوں کو کولاتے تھے گیون محلہ سے کہ وہ ایک موضع جڑ متصل طائف کے پتاتے تھے کسی کو
اہل مکہ سے خریدے آئے سب جولائے وہ پس بھیجے تھے قرض نہ لیتا تھا آئے کوئی نابارگی آدمیوں کے
اور نایابی ورمون کے اور بیچ بازار سلطنت سلطان مراد خان کے آدمی بہت ہوسے اور شہر بڑا مہجرت کثرت آبادی کے
اور پانی بہت ہوا اس سبب سے کہ اسکا آباد اجداو نے درست کیا پھر زبیدہ کو اور مدنی اسکی بہت چشموں سے
اور میان اسکا یہ جڑ کہ زبیدہ اور بعض فرت جعفر بن منصور زوجہ ہارون شہد نے باری کی یعنی لائی ایک نہر تین سے کہ
ایک موضع جڑ قریب طائف کے پہاڑوں کو سونچ کر کے اور پتھروں کو تراش کر کے اور بیچ کیے اس میں ایک کو رسات
مشقال سونے کے اور بیچ پانی طرف مکہ کے اور منبع اس نہر کا بیچ مثال ایک پہاڑ بلند کے جڑ اسکا وطاوتے ہیں منجلہ
جہاں سینہ کے بیچ راہ طائف کے جاری ہوتا جڑ اس پہاڑ سے پانی طرف حنین کے کہ موضع غزوہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا جڑ پس بنائیں زبیدہ نے حنین سے کاریز بن اور مدنی حنین کے ساتھ کئی چشموں کی کہ نام کا مقاش و
میسوں ورمضان ورمو ووطا قی ولفیہ و جریات جڑ اور داخل کیا ان چشموں کو بیچ حنین کے پھر حکم کیا زبیدہ نے
واسطے جاری کرنے نہر وادی نعمان کے طرف جبل عرفات کے اور وہ ایک نہر جڑ منبع اسکا مثال جبل پر گراہی
اور وہ ایک کوہ بلند جڑ محل باران کا قریب طائف کے پہاڑ لائی گئی اور وہ نہر وادی نعمان کی طرف جبل حمت کے کہ
محل خلیفہ مجاہد شہر نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جڑ اور جبل حمت سے طرف حوض کے کہ قریب غلات کے ہوا اور انیس
طرف پشت جبل کے بھیچے بنائیں کہ کہ ایک ہاڑیک جڑ برابر مژدلفہ کے جانب جنوب کو پھر طرف مژدلفہ کے پھر طرف

اُس جبل کے کعبہ منی کے ہر طرف پر زبیدہ کے حمد اللہ اور وہ بنا مارے خاک سے ہو کر کیا جاتا ہر اس بات کا
 کہ وہ بنایا ہوا جنوں کا ہوا زمین دم ہوا تھا تمام وہ اور بند ہوا تھا پس ست کیا اسکو اس کا اکل عثمان نے ساتھ ساتھ
 ویناروں بشمار کے اور پتلی اسطے کہ زمان قدیم میں ایک شہر شاہ جانب علی سے یعنی بلندی کی طرف قریب جبل کے
 اور مسجد الراء وہ موضع جو کہ کھرا کیا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نشان اپنا و فرسخ کہ سکے اور وہ موضع نزدیک جیمین
 مسلم کے ہوا تھی یہو کی اس جبل سے کہ جانب فرار کے ہوا اسکو نفع کہتے ہیں اُس جبل تک کہ مقابل اسکے ہر جانب
 سوق الیل کے قرارہ نام ایک جبل کا ہوا و احکمین ہوا اور وایت کی ہر طرف باغین قتادہ بن ادیس جنی ہوا بشرق
 کئی نے بنایا اس کو چھوچہ بنیادہ ہوئی آبادی کا کی بنائی گئی سو عثر الفس جانب علای یعنی بلندی کے ہوا طرف قبر شریفہ
 رضی اللہ عنہما کے جبل عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اُس جبل تک کہ مقابل اسکے ہوا زمین وازہ تھا چلی کہ اسطے چہ کہ
 چترے تھے بطور ہر کے بھی تھا اسکو ملوک ہند نے حاکم کرکے اور جانب شہیک یعنی راک کی طرف سے جانب جدہ کے
 شہر پناہ تھی میان دو پہاڑوں کے کہ باہر قریب تھے اور درمیان انکے راہ تھی جانے والوں کی طرف جدہ وغیرہ کے
 اور اُس زمین دو درواخے تھے دو دو پہاڑ کے اوچے جانب پستی کا ہوا جانب جن راہ میں کے تھی ایک کہ وہ کہ کیا جاتا
 نشان اسکا حاجت نام ایک ست کا ہوا اور وایت کی گئی ہر طرف رضی اللہ عنہ نے بنائی ایک برج مٹی یعنی جاسے و عا کے
 سنگماہ بزرگ سے واسطے حفاظت مسجد الحرام کے اور سبب سکایہ تھا کہ تھے وہ زمین میں پس سنایہ لائی ایک بڑی بلندی
 اور نگہار مقام ہریم کو ہر ایک بیانیہ تک پایا گیا پستی میں اور غائبے امکان اسکا آواز ہوا متصل کعبہ کے اور
 ہر ایک ایک سمت کو کہ نام اسکا رخ شل تھا چنل قصی کا اور ڈال دیا اسکو پستی میں و درہا رخ فناک جو عرضی اللہ
 اور ہوا ہوسے اور داخل ہوئے کہ میں چنل مضان کے اور کھما مقام کو مقام اسکے پر و تحقیق اسکی کے مطلب بن
 اہل و داعیہ اسعی رضی اللہ عنہ سے جب کہ اسطے میں خوف کرتا تھا مقام بلاتیم پر شل راسل کے یعنی گم ہونے مقام اسکے
 پس لیا چنل اندازہ اسکا باب محل باب حلیم سے طرف اسکے اور زرم سے اُس تک کہ خاکستری کے کہ وہ یہ پاس ہر گزین
 پس بٹھایا اسکو واسطے احتیاط کے عرضی اللہ عنہ نے اپنے پاس و بھی باغ اسکے کو اسکے گھر لالہ تھی ہر وانش
 کی گئی اور کھایا مقام ہی ہر پو طول کرکے بلندی یعنی شرق سے پستی یعنی جنوب تک و قریب لہو رضی اللہ عنہ

[illegible]

جو دہاس بن کر نہ بنایا تھا فصل تیسری اختلاف ہر بیچ فضیلت کے اور یہ کہ منورہ کا علم الگ اور اس کے نزدیک افضل ہے
 دین سے لیل قول رسول علیہ السلام کہ صلواتیچ سجدہ ہری کے کہ یہی افضل ہے اور نہ تو بیچ اور سجدہ سجدہ سجدہ میں اور نہ از
 بیچ سجدہ سجدہ افضل ہے والا کہ نہ سے بیچ سجدہ ہری کے روایت کی حد وغیرہ اور زمین خشک ہے بیچ شرف مکہ کے واسطے ہونے اسکے کہ
 قبلہ سجدہ کا بیچ کیا گیا انکا اور دیکھنے والا گناہوں انکے کا اور اس جہت سے کہ زمین طبعاً افضل ہے ذرا سین غیر احرام کے اور
 قبلہ لا دین ہی ہمارے کا اور بجائے اقامت لگائی کا ہر جہت مکہ کا اور نہ ہی کا اور نازل ہے تو ان کا اور سجدہ اسلام دیا ان کا
 اور سجدہ ہونے خلفائے راشدین کا ہر بیچ اسکے جزا سودا و نظام براہیم ہر اور لیل اہام مالک کی قول رسول علیہ السلام کا ہر
 وقت ہر جہت لگی کے کہ سے وہ ہر کہ اتنی تو جانا ہر کہ قوم قریش نے نکالا ہر جگہ اولہ بلاد سے طرف میرے یعنی کایسے کہ جگہ محبوب ہر
 سب شہر و ملک میں چلے سکوت دے جگہ اوس شہر میں جگہ اولہ بلاد ہر طرف تیرے روایت کی یہ حدیث حاکم نے اور قبولیت دعا حضرت
 صلوات علیہ وسلم کی نذر ہر جگہ اولہ اہل بیت کے و ذوال و افضل ہو اور تحقیق جگہ کی نکوا اللہ تعالیٰ بیچ دین کے پس ہوا
 افضل البقاع اور واسطے امام لکے لیلین حدیثیں اور بھی ہیں اور ذکر کیا قاضی عیاض کہ ہر مینہ منہ و شرف حضرت علیہ السلام
 و اسلام افضل البقاع ہے اور اجماع فصل چوتھی اختلاف ان کے کہ ہر بیچ اقامت مکہ کے یعنی وطن کہ انرا سین امام ابو حنیفہ اور بعض اصحاب
 شافعی و ایک جماعت نے کہ امتیاز کرنے والی ہیں دین میں مکہ رکھ لینے پس یہ دیکھنا ہر قیام کو بیچ مکہ کے واسطے کہ قیام
 سبب ہو کہ حرمت و ہیبت بزرگی آوار کا اور اسی جہت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بچتے تھے اور بیچ کرنے والوں کو بعد حج کے شہ
 ورا کے اور کہتے تھے کہ میں اور جاکو میں اپنے کو اور اولہ اہل شام جاؤ شام ہی کو اور اولہ اہل عراق جاؤ عراق اپنے کو اور نہ جانا تھا
 باقی رکھنا بزرگی و حرمت بیت نبی سے کہ بیچ دلوں تھا کہ آکر کما عمر حاجی نے جو شخص سہا بیچ حکم اور دل اس کا متعلق
 کہی ہے یہ سے سوا اللہ کے تحقیق ظاہر ہر بزرگاری اس کی اور رحمت کرے اللہ اس پر جس نے یہ کہا ہر کہ بہت لوگ و زمین اس کے
 یعنی فائدہ کہ سے کہ بیچنے والے کو یعنی جو سعادت و تر ظاہر و باطن کے اسکے حضور صیصال ہوتی وہ دوسرے حال کی اور
 اور زمین قریب سے کہ کہ غلین سبب کا می ہے ہر کی کے اور کما ابن شہو نے زمین کہ کوئی شہر و فائدہ و عقوبت کی تھا
 اللہ و قبل محل مکر کا اور پڑوسی سے یہ آید و من شیعہ فیہ بالحدیث لکم نذیر قد من عذاب الیم یعنی اور جو شخص
 اللہ کہ بیچ مکہ کے ساتھ کچھ پہلی و ظلم کے کچھ دیکھنا و بیچ مکہ عذاب درہندہ اور سخت اور نہ کہتے تھے عبد اللہ ابن عباس

[illegible]

ہیچ اسکے شرب بیکارہ دن کی اور ہاے ناز اپنے لوگوں کی مگر کہ آبن عباس سے مروی ہے کہ روزِ مزم جزا و رحمت
 میزابِ رحمت اور بہتر وادی روزِ زمین پر وادیِ بلا و تیمم ہو گا اور بہتر کنواں روزِ زمین پر بہتر مزم جزا و فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ہیچ حرم کے مرا گویا کہ مرا و ہیچ آسمان چہارم کے اور فرمایا جو کوئی طریح حرم
 اللہ کے با حرم و سوال کے کے بار اور میان کہ و مدینہ کے در حالت ہیچ یا عمر و اشیا گیا اسکو اللہ روزِ قیامت کے
 امن پانے والوں میں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اشیا گیا اللہ تعالیٰ مقبول و کہ سے شتر شرب و اشید داخل ہو گئے
 جنت میں انہی حساب کے کھنڈاں کے اندر جو حصوں ملت کے چاند کے ہو گئے شفاعت کے گویا کہ ان میں سے شتر
 آدمیوں کی غنیمت میں سے جیسا کہ ہیچ ایک حدیث کے ہے اور زمین پر کوئی شکر اور سچہ و ان اسکے تمام انبیا
 اور فرشتے اور رسول و علیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سمانوں اور زمینوں کے جنوں اور انسانوں سے مگر کہ اور جس شخص ہیچ ہیچ اسکے
 ناز و بلند گیائی میں واسطے کے نازین الا کو و جسے روز رکھا ہیچ اسکے ایک ن لکھ گیا واسطے اسکے روز الا کو دن کے اور
 جسے نقصان کیا ایک ہیچ لکھ گیا واسطے اسکے الا کو و ہیچ جسے نقصان کیا اس میں قرآن کیا لکھ گیا واسطے اسکے الا کو ختم اور جسے
 تسبیح کی اللہ تعالیٰ کی اس میں کیا لکھ گیا واسطے اسکے ہزار تسبیح ہیچ غیر کہ کے اور جو کوئی کی کی زندہ نے حرم میں برابر الا کو
 کھوئی کے ہیچ ہیچ حرم کے اور کل عمل نیک ہیچ اسکے ہر واحد ہر الا کو کہ ہر او میں جانا ہو میں کوئی شکر و اشیا
 اللہ تعالیٰ دن قیامت کے انبیا اور اولیا و صدیقین شہداء و صالحین و علماء و فقہاء و نیکو کار و درویش و عورتوں سے
 جس قدر کہ اشیا گیا کہ سے اولیبت وہ اشیا لے جائیگے و حالیکہ ہو گئے اس میں عذاب اللہ کے سے اولیبت ایک دن
 ہیچ لکے اسید رکھا گیا زیادہ ہیچ واسطے لوگوں کا و افضل ہیچ ہمیشہ روزہ کھنے اور شب بیداری کرنے سے غیر کہ میں
 فضیل ہیچ ہیچ میں ہیچ بیان مواضع متبرکہ کے کہ قبول ہوتی ہیچ اس میں عاصف کل و ملائم یعنی در میان جزا و سوا و
 باب کہ ہیچ او ہیچ میزابِ رحمت کے اور داخل کہ ہیچ اور زیادت مزم کے اور ہیچ مقام بلا ہیچ مزم کا و صفا پلور و وہ ہیچ
 او سباسی میں یعنی در میان صفا و رکوکہ اور عرفات میں اور روزِ اربعین یعنی یامین غلات و حق کے او میں ہیچ میں
 او روزِ یک جہارت شہد کے اور باب الہی یعنی ہارثیم و رشتان او باب صفا او باب السلام میں او ہیچ جبل ثبیر کے
 الا ایک پہاڑ ہیچ قریب جبل اذہ کے او ہیچ ہیچ کیش مقام قربانی اہل ایم کے اور ہیچ خیف کے کہ میں ہیچ ہیچ ہیچ ہیچ

یعنی قربانی کی کہ وہ بھی بنی مین جو قربانی کی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ اسکے ترنگہ اور بیچ حجۃ الوداع کے اور حکم کیا
 علی رضی اللہ عنہ کو واسطے پورا کرے سنو کہ اور جانب جنوب مسجد خیف کے اوپر دست راست عرفات کے جانے والے کے
 ایک ٹاپر کو اسکو غار صلات کہتے ہیں کسی جہت مین ایک جگہ خالی ہو سبب کئے حضرت کے زیارت کیا جانا جو اور کچے
 جاتے ہیں اس مین سر پہنے لوگ علی سے حضرت مین تبرکات اپنے سروں کو رکھتے ہیں اور قبول ہوتی ہو علیؑ کو غریبہ الکبریٰ کے
 کہ وہ مولد فاطمہ و تمام اولاد خود کو کجاہر اور وفات پائی غریبہ نے اسی گھڑین اور وہ سکین رسول علیہ السلام کا تھا جبریت تک
 اور قبول ہوتی ہو علیؑ قبیلہ بنو ہاشم کے اور اس مین ایک مسجد ہو اور بیچ مولد علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے
 قریب لہر رو کائنات کے اور اس مین بھی مسجد ہو اور بیچ مولد حمزہ کے جانتے کچے ملا ہوا سا تیرا زبان کے مجری مضر مین کا
 اور بیچ شہوت اسکے کے شہدہ ہو اور اس مین سے ایک شخص ہو بیچ جبل النبی کے مولد رضی اللہ عنہ کا زیارت کجائی ہو تسمیٰ علیہ السلام کے
 اور بیچ مولد جعفر بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے قریب باب العجلہ کے اس مین ایک مسجد ہو کہا گیا ہو کہ داخل ہو اس مین رسول
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس مین سے دارالخیزران لینے گھر قمر خروزی کا ہو قریب کے نام رکھا گیا ساتھ غنیمتی کے لینے جانے چھوٹا
 اس واسطے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے پہلے اسلام لانے عرضی اللہ عنہ کے پوشیدہ رہتے تھے اس مین اور کچھ مین اسلام
 لانے بیچ اسکے اور خیزران وہ ام الرشیدہ ہو بیچ کیا اسنے خریسے گھر گھر غنیمتی کے اور اس مین سے جبل ثور جو جانب مین کو کہ
 اور جبل شیر پوشیدہ ہو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مین ایک بار کرا روہ کیا تھا قریش نے واسطے قتل انکے کے اور کچھ ایستہ ہو
 در بیان بنی اور عقبہ کے وہ جگہ اور نے دیکھ اس مین کی جو واسطے زچ کا اور مقابل اسکے جبل پر اس مین مسجد مین بیچ اسکے غار صلات
 اور نشان مبارک رسول علیہ السلام کا اور جگہ اول جہت کی جو جہت کی عباس رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عہد کیا مضبوط
 مسجد مین کی جو لینے جاتے تھے کہنے کی اور وہ ایک کان ہو بلند ہو ست اس سے بعض جانب گھڑی شیب کے مندرم ہو گئے
 آتے ہو بیچ خفاق الزرق لینے کو چو کہ کہنے کے مسجد مین کی اسکو کہتے تھے دکان بنی بکر رضی اللہ عنہ کی اور گھر کا اور مقابل اسکے
 ایک دیوار جو اس مین ایک چتر ہو کہ تبرک کیا جانا ہو ساتھ چھوٹے اسکے کے کہا گیا ہو کہ تھا وہ سلام کرنا اور بنی صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کے اور نزدیک اسکے ایک چتر ہو کہ گرا گئی جو بیچ اسکے کہنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیچ دیوار دکان مین کچھ
 اور بیچ اسکے شہدہ ہو اور جبل بنی قریس ابی قریس کہتے ہو ایک شخص کی باوی بنائی گئی اس مین ایک عمارت اولہ پر اسکے

دعائے بالانصحت کی المچپون عادی نے اور اسمین قبر آدم وحواء شیت کی ایک وایت میں کہا وہ بن نبیٹے
 کھودی گئی قبر واسطے دفن آدم علیہ السلام کے چغندر کنز کبابی قبیس غار کنز بنی غایغرا نام ایک غار کا ہے پھر نکالا
 آدم کو نوحی نے اور رکھا اسکے تابوت میں پھر بعد گھٹ جانے پانی یعنی موقوف ہوئے وفان کے پھر اسکے طرف مکان
 اسکے کے یعنی غار کو میں درج بلندی بنی قبیس کے ایک حوض تمام کیا جاتا تھا پانی واسطے رہنے والوں قلعہ کے
 اور پانی قبیس کے اور گمان کرتے ہیں آدمی کہ جسے کھائے ہفتہ کے دن ان سپر کلاہ پائے کچھ ہوے امن میں ہوا اور دوسرے
 یعنی آسے فردوس میں ہوتا اور گمان کرتے ہیں کہ ابی قبیس جگہ پھر شوق قمر کی ہوا زمین نہایت ہوا یہ اور
 اختلاف ہے چچ فضیل بنی قبیس کے اور چراغ جل انور کے آچھے ابی قبیس کے جل خندہ ہوا اور اسمین قبر بن شریون کی
 اور مواضع اجابت دعائیں سے دور باطل و تھنہ کی گئی ہو کہ وقف کیا اسکے جمال الدین قاضی نے قبول ہوئی
 و عابچ اسکے اور نزدیک دروازہ اسکے کے اور چچ معلاہ یعنی جانب شرق کے قبر خدیجۃ الکبریٰ کی جو رضی اللہ
 عنہا اور وچ شعب بنی ہاشم کے ہو تھا چچ اسکے تابوت چوبی زیارت کیا جاتا تھا تیس بنایا گیا اور اسکے
 قبہ چچ نماز سلیمان خان کے سندھو سو باچ میں اور اسمین سے قبر فضیل بن عیاض کی اور قبر عبد الکرم
 اقصیری کی جو چچ احاطہ کے چچ اسکے ایک جماعت اولیا کبار کی جو آخر انکے عبد اللطیف نقشبندی
 رومی ہیں اور ان مواضع میں سے نزدیک قبر سفیان بن عتیقہ کے اور نزدیک قبر سائرۃ النجیہ کے کہ نام
 ایک دلی کا جو جانب شرق اوپر یرام سلیمان کے اور وہ قبر بلند ہو طریق سیل سے اور نزدیک قبر ولایہ
 کہ نام ایک بزرگ کا جو نزدیک جبل سے اور گھرون مبارک سے گھر عباس کا جو چچ مسی کے نزدیک سیل کے
 اور وہ ایک بند باطل ہوا اور اسمین سے چلا جنبید و ابراہیم ادہم کا جو واسن جبل قیقان میں اور جبال مبارک سے
 جری یعنی خیل نور جو اور جرا غار جو چچ اسکے کہ عبادت گاہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا پیشان زوی اور جبا
 اور نے دمی کا تھا اور چچ بلندی ہسکی کے ایک حوض ہے روایت کی گئی ہو کہ لپکا جرائے نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کو اور کما میری طرف آیا رسول اللہ اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ اور پیشہ کے قریش سے اور
 رسول علیہ السلام اور پشت تبیر کے تھے جبہ وقت کما تبیر نے اتر و محصلے رسول اللہ میں ڈر واپس آئے

کہ قتل کیا جائے تو اول پشیت میری کہیں عذاب کرے بجا اللہ اور پوشیدہ ہونا حضرت کا بیچ تو کہیں وقت حجت تک
 کہ گیا اور نہیں ثابت ہوتا ہر پوشیدہ ہونا اور با جواب یہ کہ نہ لے نہ کو نہیں مخالف ہر جگہ ہووے تو اسے اور وہ
 طرف میں کہ کے ہونے دامن طرف اور قریب لگا کر اسکا اور اس میں مسجدین بہت تھیں ہندم ہو گئیں اور جو موجود
 انہیں سے سجلا جاتا ہے دامن طرف جانے والے کے طرف منی کے بیچ گھائی کے قریب ٹکڑا از احرا کے کہ نام ایک پہاڑ کا
 نماز پڑھی اور بیچ اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اویچ اسکے ایک پتھر لکھا ہوا ہے اور انہیں سے مسجدین کی تحقیق
 بیت کی خدوں نے بیچ اسکے اور انہیں سے فوادہ پر اور درمیان اسکے اور مسجدین کے ایک راہنگ پر اور انہیں سے
 مسجد الزاویہ پر نزدیک ہر جہیز بن مطعم کے جگہ نصب ہونے نشان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 روز فتح مکہ کے اور انہیں سے مسجد بیچ معنی کے نزدیک میل امین یعنی دہانی طرف والے کے مقابل اسکے
 کو بیچ بیچ ہی پڑھی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسمین نماز مغرب کی اور انہیں بھی ایک مسجد ہو
 بیچ سفلہ کے وہ مسجد ابی بکر رضی اللہ عنہ کی پر نام رکھا اسکا دار بجرہ اور انہیں سے لمبندی تنیم میں سبھا نش
 کی پر اور وہ عصبہ ہر میلون حد حرم سے اور اب احرام عمرہ کا باندھتے ہیں آدمی مسجد جدید سے
 کہ بیچ ایک طرف اسکی کے عوض بڑا ہے اور انہیں سے نور ہر وہ جبل ہر مسکن اور بن میا کا دور تر ہر مذہب
 جہاں کے متوجہ ہوئے طرف اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تھے ہر نہ پائیں اٹھا لیا انکو ابو بکر
 رضی اللہ عنہ نے پس جب پہونچے دونوں طرف نور کے داخل ہوئے ابو بکر تا کہ آزمائیں عمق اسکا
 پس سوئے دونوں پس جب صبح کی دیکھا ابو بکر نے ایک سوراخ ڈالا اسمین قدم اپنا اور تینا
 کہ لمبی نے جالا اوپر پینڈ غار کے اور اگلی گھانٹ کہ نام اسکا راہ پر اور آشیانہ بنا دیا دو کبوتروں نے اور
 اٹھے دیئے انھوں نے روایت کی گئی ہو کہ تحقیق کبوتران کہ نسل انھیں دونوں کی سی ہیں اور
 توقف کیا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ اسکے تین دن اور بعضوں نے کہا چند روز کم دس دن سے
 روایت کی گئی ہو کہ جسے زیارت کی اسکی اور دعا کی واسطے دور ہوئے غم اور خوف کے قبولیت ہوتی ہو
 اسکی اور کہا ابو بکر نے نظر کی میں نے طرف قدموں مشرکین کے غار میں سے اور وہ اوپر سرون

ہمارے کے تھے کما میں نے یہ رسول اللہ اگر ایک انہیں کا نظر سے طرف قیون اپنے کے دیکھے ہر کو
 کہتا ہوں اور اس سے جانا جاتا ہر حق غار کا اور ہیئت اسکی آتش و غیر اسکا چھبے کہ کہ مصنف نے
 اور انہیں سے غار مشہور چار و زیارت کرتے ہیں اسکی لوگ اور داخل ہوتے ہیں دروازے بڑے
 اسکے سے روایت کی گئی ہے ہر آمینہ جبریل علیہ السلام نے مارا اسکو ساتھ بازو اپنے کے پس کمو لیا اسکو
 اور واسطے داخل ہونے اسکے کے دروازہ تنگ اسکے سے منور و چمکتے سے اور تحقیق کشادہ کیا اسکو
 لوگوں نے بہت بالیکون وہ تنگ ہو فصل چھٹی اور حکم پیچھے گھوڑوں کا کیا اور زمین اسکی کا اور کر لیا
 پس اختلاف ہو بیچ اسکے اور وہ اختلاف بنا بریک قاعدہ کے ہوئے اگر تھی فتح مکہ کی بزور و قوت پس ہوا
 وہ غنیمت پس تقسیم کیا اسکو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور بحال رکھا اسکو جس طرح پر چٹا پس
 باقی رہے اور اسی حالت کے بیچ کیے جائیں نہ کہ ایہ دیے جائیں اور اسی واسطے کہا ابو حنیفہ و مالک
 اور اوزاعی نے بنا بر عدم جواز بیچ و کر ایہ کے اور اگر فتح مکہ کی از روئے منہج کی پس باقی رہے گھر اسکے
 بیچ ہاتھوں اسکے کے تصرف کرین بیچ ملک اپنے کے جس طرح چاہیں اور طرف جواز بیچ کے میل کیا ہو
 ابو یوسف و محمد و شافعی و احمد نے اور اسی پر فتویٰ ہے باب دو و سراسر بیچ بنا کے کعبہ اور سیر زمزم اور
 شرف اسکے کے اور بیان جو ہر اور غلافون او نذر دان اسکی کا بنا گیا کعبہ دہل بار اور وہ قبلہ انبیاء کا
 موسیٰ تنگ ہو بتایا اسکو ملائکہ نے اور آدم نبیہ السلام آو اولاد انکی نے اور ابراہیم خلیل علیہ السلام نے
 اور علقمہ اور جبرہم اوقسی بن کلاب نے اور قریش نے جس وقت کہ پہنچی عمر شریف رسول علیہ السلام کی
 پیچھے برس کو اور بنایا عبد اللہ بن زبیر نے اور حجاج بن یوسف نے اور لیکن اسنے کراوا جانب حلیم کو اپنے
 میرٹب کی جانب کو اور باقی کھین جانہیں تین ہر آئینہ وہ باقی ہیں اور پر بنائے زبیر کے اما نیلے ملائکہ بن واسطے اسکے
 کہ روایت کی گئی ہے ابوالی علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے تینوں جنبا یا اللہ بل شانے ملا کر کو اوائی جائے علی بن ابی طالب
 خلفہ فقال لانا انفعول فیہا من یفسد فیہا ویسفک الدماء فقال اللہ تعالیٰ انی اعلم
 ما کلا تموتون پس گمان کیا ملائکہ نے یہ کہ جو کما ہے تھاروا اور ہر ہمارے کے اور تحقیق وہ غنیمت

او چارہ سے پہلے اہل آسمانوں نے ساتھ عرش کے دو حاکم ایک بلندہ کرنے والے تھے سروان اپنوں کو فروقی کرتے تھے
 رونے والے اور طواف کیا آسمانوں نے عرش کا تین سماعت پس رحم کیا اللہ تعالیٰ نے طرف انکے اور نازل ہوئی
 رحمت اور پرانے اور رکھا اللہ سبحانہ نے نیچے عرش کے ایک گھر اور وہ بیت المعمور اور چار ستون کے
 نعرہ سے پس دھماکا اُٹھو یا قوت سرخ سے اور فرمایا انا کو طواف کرو اس بیت کا اور ہوا یہ طواف
 اوپر انکے آسمان تر عرش سے پھر بھیجا اللہ سبحانہ نے ملائکہ کو اور کہا اُنکو بناؤ تم واسطے میرے ایک گھر
 لینے کعبہ و پریشل اور اندازہ اُسکے کا اور حکم کیا اللہ جل شانہ نے اُنکو جو بیچ زمین کے ہیں یہ طواف کرو
 کعبہ کا جیسے طواف کرتے ہیں اہل آسمان بیت المعمور کا اور یہ روایت دلالت کرتی ہزاروں اسرار کے
 کہ بنا کے کعبہ بعد پیدا کرنے زمین کے ہر لیکن حدیث میں بہت گواہی دیتی ہیں اس بات پر کہ ہر آئینہ کعبہ
 پیدا کیا گیا ہر پہلے زمین سے چار برس اور بیچ ایک روایت کے دو ہزار برس پھر پھیلائی گئی زمین نیچے آئے
 اور پھیلائی گئی پس اُن حدیثوں میں سے وہ جو کہ روایت کی سعید بن مسیب نے علی رضی اللہ عنہ سے
 پیدا کیا اللہ نے بیت کو پہلے زمین اور آسمانوں کے چالیس برس اور تھوڑا ایک بخار اور پانی کے
 اور اُن حدیثوں میں سے وہ جو روایت کی گئی نافع غلام بنیر کے سے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا
 کعبہ پیدا کیا گیا پہلے زمین سے دو ہزار برس کہا گیا کیونکہ پیدا کیا گیا پہلے زمین کے اور وہ چوبیس
 ارض سے کہا گیا اس واسطے کہ تھے اور پُر اسکے دو فرشتے کہ تسبیح کرتے تھے بیچ رات اور دن کے دو ہزار برس
 پس جب بارہو کیا اللہ سبحانہ نے پیدا کرے زمین کو بچا دیا اسکو پس کیا اسکو بیچ وسط زمین کے
 اور انہیں سے چارہ سے روایت ہو کہ آسمانوں نے تحقیق ستون بیت کے پیدا کیے گئے پہلے زمین سے دو ہزار
 برس پھر پھیلائی گئی زمین نیچے آئے اور بیٹا دی میں آیا ہو کہ تھا بیچ کعبہ کے پیش از آدم ایک بیت کہا جاتا تھا
 اسکو مخرج طواف کرتے تھے اسکا ملائکہ پس جب نیچے اُتارے گئے آدم حکم کیا گیا کہ حج کرے اسکا اور طواف کرے
 گرد اسکے اور اُٹھا لیا مخرج بیچ طوفان نوح کے طرف آسمان چارم کے اور یہ بات نہیں مناسب ہو مگر
 روایت کے فصل ابابا آدم علیہ السلام کی پس جبکہ روایت کی گئی ابن عباس سے یہ کہ جب اُتارا اللہ سبحانہ نے

آدم کو طوفان میں لے کر آیا اور کہا ہوا کہ زمین مننتا ہو زمین آواز میں ملائگی فرمایا بسبب خطائیری کے جو آدم لیکن
 جہان بنا کر واسطے میرے ایک گھر میں طواف کر اسکا اور یاد کر چکے ہو گرو اسکے جیسا کہ دیکھا تو نے ملائکہ کو کہتے ہیں کہ گرد
 عرش میرے کے کہا ابن عباس نے پس متوجہ ہووے آدم علیہ السلام قدم رکھتے تھے زمین پر پس نہ بچیدہ موتی تھی
 واسطے انکے یعنی سمٹ جاتی تھی تا کہ زمین آدم اور نہ پڑے قدم انکے اوپر کسی جگہ کے زمین سے مگر ہو گئی آبادی و برکت
 یہاں تک کہ پہونچے طرف مکہ کے پس دنیا کی کعبہ و تحقیق جبریل علیہ السلام نے اسکا تہذیب و اپنے کے زمین کو نپٹا کر کیا
 بنیاد کو ثابت اور زمین ہفتم کے پس اس نے پہونچ اسکے ملائکہ نے بڑے بڑے پتھر ایسے کہ نہ اٹھا سکتے تھے ایک پتھر انبیاء سے
 تیس مراد و تحقیق جبریل نے بنایا اسکو پہونچاڑون سے بستان و طور دنیا و طور دنیا و اجودی و تمیر ایسے نعل کو کہ
 یہاں تک کہ برابر ہوئی بنیاد اوپر روے زمین کے پھر اودا اللہ جل شانہ نے بیت المعمور کو واسطے آدم علیہ السلام کے
 ٹائیس لکڑی سے ساتھ اسکے پس کہا اللہ تعالیٰ نے بیت المعمور کو اور بنیاد کعبہ کے اور یہ واقعہ روایت عمر بن الخطاب
 کے کہ جب سے کہ کہا اودا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایک یا قوت چوٹ لینے اندر سے خالی ساتھ آدم کے کہیں اسکو
 آدم و تحقیق کہ یہ گھر میرا اودا را میں نے اسکو ساتھ میرے طواف کیا جاتا ہو گرد اسکے جیسے طواف کیا جاتا ہو گرد
 عرش میرے کے اور نماز پڑھی جاتی ہو گرد اسکے جیسے نماز پڑھی جاتی ہو گرد عرش میرے کے اور اترے ساتھ اسکے
 ملائکہ پس بلند کیے انھوں نے ستون اسکے پتھروں سے پھر رکھا گیا بیت اوپر انکے پس تھا آدم علیہ السلام طواف کرتا
 گرد اسکے جیسے طواف کیا جاتا تھا اگر عرش کے اور نماز پڑھتا تھا نزدیک اسکے جیسے نماز پڑھی جاتی تھی نزدیک شے
 پس جبکہ غرق کیا اللہ نے قوم نوح کو اٹھا لیا اس بیت کو طرف آسمان کے اور باقی رہے ستون اسکے کو شلال سی
 حدیث کے ہی بیچ روایت کے ابی معروف عبید اللہ سے لیکن بیچ اسکے ہی یہاں تک کہ بلند ہوا اوپر سر زمین کے
 اور نیچے آئے آدم ساتھ ایک یا قوت سُرُج کے اندر سے خالی واسطے اسکے چار ستون سفید پس کھا اسکو اور پتھر
 پس باقی نہ مانا غرق تک پس اٹھا لیا اسکو اللہ نے فصل واما بنا اولا و آدم علیہ السلام کی پس
 واسطے اسکے کہ روایت کی گئی وہب بن منبہ سے کہ جب بلند کیا گیا خیمہ بیت المعمور یا غیر اسکا بعد وفات
 آدم کے بنایا اولاد انکی نے بعد انکے جگہ بیت المعمور کے ایک گھر مٹی سے اور پتھر سے پس ہمیشہ بتا رہا بنایا اسکو

اولاد شیت نے اور بعد شیت کے غیر ان کے نے فصل و اما بنا نا براہ غلیل علیہ السلام کا پس ثابت ہو کر ثابت ہو گیا
 اور روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے اور وہ نے ابراہیم اولؑ کا ذکر کیا کہ بنا یا بیت کو اور بن اسحاق سے
 روایت ہے کہ غلیل علیہ السلام نے جب بنا یا بیت کو کیا اور تعلق نے بلندی اسکی ذکر کیا اور حجر اسود سے کرنا تک
 بتیس گز اور کن شامی سے کن عراقی تک بائیس اور عراقی سے کن یامانی تک اکتیس اور حجر اسود سے
 کن یامانی تک بیس گز اور کیا دروازہ کو چھپیدہ زمین سے بلند اور نہ کوڑ لگائے یہاں تک کہ بنائے واسطے آ
 تیج خمیری نے کوڑ اور قفل تیج نام ایک شخص کا ہوا و حمیر نام بلند ہوا اور اب حجر اسود سے کن عراقی تک پچیس گز
 اور کن شامی تک چوبیس اور شامی سے حجر اسود تک اکتیس اور یامانی سے عراقی تک بائیس گز اور یمن ادا کا
 دو گز اور عرض باب کا چار گز اور تعلق نے بلندی کو کہ سوا ستائیس گز و بیس چوبیس گز شتی سے اور عرض
 سطح نے چھت اسکی کا اٹھارہ گز اور دلات کرتا ہونے ذکر کرنا بنیا و کا اوپر اس بات کے کہ باقی رکھا اسکو
 جس طرح کہ خود اتھا اسکو جبریل علیہ السلام نے اور یہ کیا تھا اسکو ملائکہ نے اور خود ابراہیم علیہ السلام نے
 اندر بیت کے داہنی جانب اس شخص کے کہ داخل ہوا بیت میں ایک ہفتاک لئے گڑھا تاکہ جو وہ
 خزانہ واسطے بیت کے اور رکھی جاوین بیچ اسکے نذرین اور دایا اور ابراہیم علیہ السلام بتاتے تھے
 اور جبریل علیہ السلام لاتے تھے واسطے انکے پتھر اور پر کندے اپنے کے پس جب بلند ہوئی بنیاد نے
 زیادہ ہوئی قدر آدمی سے قریب لائے اسکے مقام ابراہیم با نندرو بان و کرسی کے پس کھڑے ہوئے
 اوپر اسکے ابراہیم علیہ السلام اور گر گئے بیچ اسکے دونوں قدم انکے ٹخنوں تک جیسا کہ بیچ بنیاد کی
 اور بناتے تھے وہ اور پھیرتے تھے مقام کو واسطے انکے اسمعیل بیچ اطراف و جوانب بیت کے یہاں تک
 کہ چوبیس طرف موضع حجر اسود کے پس کہا ابراہیم نے اسمعیل کو لاؤ ایک پتھر کو تین اسکو بنا شروع
 طوفان کے پس گئے اسمعیل واسطے طلب اسکے کے پس لائے جبریل حجر اسود اور اللہ جل نے
 امانت رکھا تھا اسکو جبل ابی قیس میں وقت طوفان کے پس کہا اسکو جبریل نے بیچ جگہ اسکی یہاں بنایا
 اوپر اسکے ابراہیم نے اور اسوقت چکاتا تھا نیا سا کار وشن ہوتے تھے نور اسکے سے اسباب دم کے پینے

زنج ہر طرف سے اور سیاہ کیا نجاسات جاہلیہ و خطاؤں بنی آدم کی نے اور ابراہیم علیہ السلام نے مسقت نہ کیا یعنی نجات
 بنائی میت کی اور بنایا اسکو ساتھ اٹلی کے سواہ اسکے زمین کر چنے انھوں نے پھر ایک دوسرے پر روایت کی گئی ہر کہ جبریل
 علیہ السلام لائے حجر سو جنت سے اور کہا اسکو جہان دیکھا تھے پس پکڑو تم اسکو جہان تک ہو سکے یعنی کرو تم اسکی تعظیم و
 اکرام ہر زمینہ قریب جو کہ اسے جبریل اور یحیاء اسکو اور قتادہ سے روایت ہر کہ غلیل علیہ السلام نے بنایا بیت کو پھر سینا
 و طور بنیا و تسان وجودی سے اور ستون اُسکے حراسے اور روایت کی گئی ہر کہ بنایا اسکو ابی قیس و طہر قدس
 و عرفان و رضوی و احمد سے اور مجاہد سے روایت ہر کہ تھا بیت کہ منہم ہوا تھا اور پوشیدہ ہو گیا تھا طوفان سے
 زمانہ ابراہیم تک اور تھا ایک ٹیلہ سنجہ چرمی تھی اسپر دینے میل یا تھی غیر اس بات کے کہ آدمی جانتے تھے
 موضع بیت کا غیر تین محل اُسکے کے اور آتے تھے وہاں اور دعا مانگتے تھے پس نہ دعا مانگی کسی ایک نے کہ قبول
 ہوئی واسطے اُسکے اور ابراہیم لائے حجر و وجہ اپنی کو اور چھوڑا اسکو بیچ عظیم کے اور آتے تھے واسطے ملاقات اسکی
 اور بعد وفات ہاجر کے آتے تھے واسطے دیکھنے بیٹے اپنے اسماعیل علیہ السلام کے چھپے افن لینے کے سارہ
 و وجہ اپنی سے یہاں تک کہ بنایا کہہ او جبکہ دی اسکو اللہ نے بیچ اُسکے اور قتدہ اسکا یون ہر کہ جب نجات ہی
 اسکو اللہ جل شانہ نے نازد و دینے آتش نرود سے نکلے ہجرت کر کے اور نکاح کیا بیٹی چچا اپنے کی سے یعنی
 سارہ سے پس آئے مصر میں او بیچ اُسکے فرعون تھا اور تھی سارہ بہترین عورتوں کی حسن میں پس آیا
 اہلیس طرف فرعون کے اور خبر دی اسکو ساتھ حسن اُسکے کے پس بھیجا فرعون نے قاصد طرف ابراہیم کے
 اور بلایا اور پوچھا حال سارہ کا کما انھوں نے وہ بہن میری ہر واسطے خوف اس بات کے کہ قتل کرے وہ اسکو
 اور نکاح میں لاوے سارہ کو پھر گئی سارہ طرف فرعون کے بنا بر طلب اسکی کے اور ابراہیم دیکھتے تھے اسکو
 بعد قائب ہونے اُسکے کے نظر انکی سے بسبب اُٹھا لینے اللہ کے حجاب درمیان دونوں کے سے بنا بر
 مستکین خاطر ابراہیم علیہ السلام کے اسی واسطے رفع بدگمانی کے پس جب گئی سارہ فرعون پاس متحیر ہوا
 ساتھ حسن اُسکے کے اور نرودک سکا نفس اپنے کو اس سے کہ دراز کرے ہا تھا پنا پس خشک ہوا ہا تھا اسکا
 اوپر سینہ اُسکے کے اور وہ ڈرا اُس سے اور کہا اسکو سوال کر تو رب اپنے سے کہ چھوڑ دے ہا تھا میرا پر اختیار میرے

نایا دودھ لگائے تین جھکوں کا سارہ نے اسی اگر بڑے بچا پس چھوڑ دے واسطے اُسکے ہاتھ اُسکا پس چھوڑا گیا چھوڑی
 سارہ کو باجر لائی سارہ باجر کو طرف ابراہیم کے پوچھا انھوں نے کیا خبر پوچھنے کیا حال گذارے گا سارہ نے کفایت کی
 اللہ نے جھکوں کا سارہ سے لینے فسق فرعون کے سے اور وہی ہاتھ جھکوں میں نے وہ جھکوں کی شاید اللہ کو
 جھکوں سے فرزند اور سارہ باجر تھی اولاد نہ تھی تھی پس مباشرت لینے صحبت کی ابراہیم نے باجر سے پس
 حاملہ ہوئی وہ اور پیدا ہوئے اُس سے اسماعیل اور قیام کیا ابراہیم نے بیچ ایک سرحد کے زمین فلسطین سے ضیاء
 کرتا تھا جو کوئی آتا تھا اُس پاس پہنچ جیکو بھیجا اللہ جل شانہ نے ملائکہ کو تاہلاک کرین قوم لوط کو حکم کیا انکو کہ ابتدا کرتے
 ساتھ ملاقات ابراہیم کے پس بشارت دیوین ابراہیم اور سارہ کو ساتھ آفتخ کے پس جب اترے وہ یہ نہیں پہنچے
 اُن پاس مہمانی کی اُنکی ابراہیم نے اور سارہ کو مہتری تھی خدمت کرتی تھی اُنکی پس بشارت دی انھوں نے
 ابراہیم کو ساتھ آفتخ کے اور سارہ اُسکے یعقوب کے پس ہنسی سارہ اترے تعجب کے سبب بڑھاپے اپنے کے
 اور وہ پہنچی تھی نوٹے برس کو اور پہنچے تھے ابراہیم ایک سو تین کو یا نہایت ٹھک سے بھنی خندہ کرنے کے
 نہو بلکہ مہنی خاصیت کے ہوئے ملاحظہ ہوئی اور محل دار ہوئی سارہ ساتھ آفتخ کے اور سن شباب کو پہنچے
 اسماعیل و اسحاق پس مسابقت کی دونوں نے لینے ساتھ دوڑے پس سبقت کی اسماعیل نے لینے آگے نکل گئے
 پھر گودی میں لیا ابراہیم نے اُسکو اور بچایا آفتخ کو طرف پہلو اپنے کے پس غیر لگیمی سارہ اور غصہ ہوئی اور قسم کھائی
 ہر مینہ کا ٹیگی اُس سے ایک پارہ گوشت اور لبتہ تبدیل و تغیر کر گئی صورت اُسکی پھر جب درست ہوئی عقل اُسکی لینے
 فرد ہوا غصہ نیک کیا سو گند اپنی کو لینے اتار اقسام کو اور قطع پارہ گوشت کے اور تغیر صورت کے تھی ساتھ سوانح کرنے
 کا نون اُسکے کے اور غصہ کرنے اُسکے کے پھر باجمہ نہو کو بکی اسماعیل آفتخ نے جیسے کہ عادات اطفال کی پس غصہ ہوئی
 سارہ اوپر باجر کے اور قسم کھائی کہ کیا سکونت نہ کرے اُسکے ساتھ ایک شہر کے اور حکم کیا ابراہیم کو کہ کیسہ سوجا
 باجر کو سارہ سے پس لگئے ابراہیم اُسکو اور بیٹے اُسکے کو ساتھ وحی کے تاکر آئے مکہ میں اور مکہ اُن دنوں میں محل
 خصاۃ و علم تھانے چھاڑیوں کا محل تھا اور وضع بیت کا ایک ٹیلہ رخ تھا پس قصد کیا ساتھ اُسکے طرف رخ چلیے
 اتار اُسکو بیچ اُسکے اور حکم کیا اُسکو کہ کرے سا بان پھر پھرے ابراہیم پس پیچھے آئے ہوئی باجر منع کیا

ابراہیم نے اُسکو کہا اُسے کیا خدا نے حکم کیا، جو تجھو ساتھ اسکے کہا ابراہیم نے ان کہا باجر نے اب نہیں ضل کوئی
 وہ کہیں پھری عقبہ ابراہیم سے اور تھی ساتھ اُسکے مشک پانی کی پس تمام ہوا پانی پھر وہی سی ہوئی باجر اور
 پیاسے ہوئے اُنمیل پس نظر کی اُسے طرف جبل کے نزدیکہ کوئی پکارنے والا اور نہ جواب دینے والا بیٹے کوئی
 اونی نہ تھا پھر چڑھی اوپر صفا کے نہ دیکھا کسی کو پھر اُتری اور اُنکھیں اُسکی طرف ولد اپنے کے تھیں لینے کو تھی
 تاکوئی در نہ دکھا جائے اُسکو یہاں تک کہ اُتری بیچ وادی کے غائب ہوا ولد اُسکی نظر سے پس وڑی یہاں تک
 کہ پڑھی جانب دوسری کے دیکھا اور گزری اور پڑھی مردہ پر نہ دیکھا کسی کو اور اُجرت کی اسی طرح سات
 پھر پھری طرف ولد اپنے کے اور تحقیق اُترے جبریل علیہ السلام پس مارا موضع زمزم کو بازو اپنے سے نکلا
 پانی پس شتاب زدگی کی باجر نے طرف اُسکے اور بند کیا اُسکو نبی سے تاکہ نہ ضل ہوئے اور حدیث میں آیا
 اگر زوتی یہ بات کہ باجر جلدی کراتی البتہ ہو جاتا وہ چشمہ جاری پس پیا اُسے اور دو دو چہ پایا ولد اپنے کو
 اور کہا اُسکو جبریل علیہ السلام نے نہ ڈر تو ہلا کی ہے تحقیق اس جگہ بیت ہو واسطے اللہ تعالیٰ کے بناو گیا اُسکو
 یہ رکاو اور اب اسکا یہ آونہیں انتہا ہر نفسا مل آب زمزم کا انہیں سے بیچ مسلم کے ہر برائینہ وہ طعام ہو کھائے
 اور شفا ہر بیماری کی اور بیچ بخاری کے ہر کما ابو ذر نے نہ تھا طعام مگر بازمزم پس فرہ ہوا بین یہاں تک کہ
 سخت ہو گئیں شکستیں پیٹ میرے کی اور نہ پاتا تھا میں اوپر جگہ اپنے کے سستی بھوک کی اور ذکر کیا اُسے
 ہر آئینہ کفایت کی پانی نے تیس دن رات یعنی ابو ذر نے کہا کہ تجھو ایک ماہ دن رات سوا آب زمزم کے
 کچھ نہ پہنچا اور میں نے اُسی کو پیکر گزران کی اور فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ پانی زمزم کا واسطے
 اُسکے ہر کہ پیا جاوے واسطے اُسکے یعنی جونیت کہ ہووے پس اگر بیاتو نے اُسکو واسطے سیر ہونے اپنے کے
 سیر کرے تجھو اللہ تعالیٰ ساتھ اُسکے اور اگر بیاتو نے اُسکو واسطے دور ہونے تشنگی کے دور کرے اُسکو
 اور وہ ضرب جبریل کی ہر یعنی جبریل علیہ السلام کے بازو مارنے سے یہ پانی نکلا اور سیراب کرنا اللہ کا ہر
 اُنمیل کو روایت کی یہ حدیث دارقطنی نے اور دعا وقت پینے اُسکے کے یہ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا**
نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسْعًا وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ ترجمہ اُسی سوال کرتا ہوں میں تجھے علم نفع دینے والے

اور رزق فراخ کا اور شفا کا ہر دوسے کہا گیا ہو پھر گزارا ایک قافلہ قبیلہ جرہم سے کارا در رکھتے تھے مکہ کا
 دیکھا انھوں نے پرندوں کو کہہ دو کہ رہنے ہیں اور پانی نہیں کے پس کہا انھوں نے ضرور ہو گا اس جگہ پانی
 پس جستجو کی انھوں نے پھر آئے اور پرندہ زمر کے کہا انھوں نے باجر کو اگر پاس ہے تو آئیں ہم ساتھ تیرے اور
 مرغ و حشت کریں تیرے اور پانی پانی تیرا ہو پھر یہاں انھوں نے پس اذن دیا باجر نے پھر اترے وہ ساتھ اس کے
 اور وہ اول رہنے والوں کے مشرف کے سے ہیں اور وفات پائی باجر نے اور قبر بنائی انھوں نے اس کی
 پنج حجر کے یعنی عظیم میں تو جوان ہوئے اسمعیل اور نکاح کیا جرہم میں سے اور کلام کیا ساتھ زبان لکی کے
 پس نام رکھی گئی اسمعیل کی ولادہ عرب متعزۃ یعنی عربی سیکھنے والی اور جرہم و قحطان نام رکھے عرب العبادۃ
 اور عرب العربا یعنی عرب اصلی و قحطان اور تھے ابراہیم نزدیک سارہ کے بیچ فلسطین کے پہل زین چاہا
 سارہ سے تاخیر لیسے باجر اور بیٹے اس کے کی اذن دیا سارہ نے اس شرط سے کہ اترے نزدیک اس کے
 پس آئے ابراہیم کہ میں اور تحقیق مرگئی تھی باجر پھر اپنے طرف گھر اسمعیل کے پایا زوجہ انکی کو اور کہا کمان ہو
 شوہر تیرا کہا اُسے گیا جو واسطے نکاح کرنے کے اور نکلتے تھے وہ حرم سے طرف اہل کے پس نکاح کرتے تھے
 وہ بیزار نہ نکالی کرتے ساتھ اُس کے کہا ابراہیم نے اسکو تیرے پاس کچھ نہ دیا نہ ہو کھانے اور پینے سے
 کہا اے بنین ہم تیرے پاس کہا ابراہیم نے جب آئے شوہر تیرا کہے تو اسکو میری طرف سے سلام اور
 کہے تو اسکو بل تو آستانہ گھر اپنے کو لینے تبدیل کر زوجہ اپنی کو اسواسطے کہ وہ بنین اکرام کرتی ہر زمانہ کا
 پھر جب آئے اسمعیل کہا اُسے اسکو آیا میرے پاس ایک بوڑھا صفت اسکی ایسی ایسی تھی اور کہا
 اُسے اس طرح کہا اسمعیل نے جاتو طرف اہل اپنے کے قینے طلاق دیا اسکو اور نکاح کیا غیر اسکی سے
 پھر بعد ایک مدت کے آئے ابراہیم کہ میں اور آئے اور پھر اسمعیل کے کمان زوجہ بنانیا اسکی سے کمان ہو
 شوہر تیرا کہا اُسے گیا جو واسطے نکاح کے اور مرعبا کہا واسطے ابراہیم کے لینے آجگہ تیری خالی ہو اور لائی
 گوشت اور دودھ اور پانی پس کیا اور پیا پھر کہا اُسے ابراہیم کو اسی چچا تو دھوئیں جن سرتیرا اور دور
 کرو دھوئیں و لیدگی بالوں تیرے کی اور لائی اُس کے واسطے حجر یعنی مقام ابراہیم پس بیٹھے اوپر اُس کے

کر گئے دونوں ہاتھوں اُنکے چچ اُسکے پھر غسل دیا اُسے اُسکو ساتھ اکرام و بزرگی کے پس جب فارغ ہوئے
 وہ ارادہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے کہ جاوے طرف سارہ کے واسطے اُسکے کہ شرط کی تھی سارہ نے پھر پھر کیا
 سارہ نے پھر کیا ابراہیم علیہ السلام نے زوہرہ اُمّعیل کو کہے تو شوہر اپنے کو سلام اور کہے تو سیدھا ہواستان
 دروازہ تیرے کا پس لازم پکڑا اُسکو یعنی زوہرہ اپنی کو پس جب آئے اُمّعیل بیان کیا اُسے اوپر اُنکے
 قصہ بوسہ دیا موضع قدم باپ اپنے کو جوہر سے اور نگاہ رکھا اُسکو تبرک کرتا تھا ساتھ اُسکے جب تک کہ بنایا کدو پر
 تھی اُمّعیل کی ایک تیسرا پس کی اور مرے اور دفن کیے گئے چچ حطیم کے نزدیک مادر اپنی باجر کے اوتھلی
 بیت کا بعد اُسکے بیٹا اُسکا ثابت پھر بعد اُسکے مضاض جُبر ہی نانا اُسکا اور ہوا حاکم اوپر جرحم کے اور
 فرکوش ہوئے جرحم چچ قحیقہاں کے جانب بلندی مکہ کے اور عاتقہ چچ سفل اُسکے کے یعنی جانب درجن کے
 اور تھا حاکم عاتقہ کا سمیع لیکن حکومت مکہ کی واسطے مضاض کے تھی پر قتل کیا اُنھوں نے سمیع کو
 اور پوری حکومت ہوئی واسطے مضاض کے اور جبکہ مضاض کی عاتقہ نے حرمت حرم کی اور ڈرایا اُنکو
 مضاض نے جاتے رہنے دولت اُنکی سے اور زینا اُنھوں نے اُسکو پس نکالا اُنکو اللہ نے مکہ سے
 اور باقی رہے جرحم پھر چلے وہ راہ اُنکی پس نکالا اُنکو اللہ نے اور غروب حارث رئیس نکالنے جرحم کا جنس وقت
 نکالا اُسکو بنو کبر نے اولاد اُمّعیل سے کے سے اُنکاڑا اُسے جرحم اسود کو اور لیا غزالہ الذہب یعنی صوت
 آہو طلانی کو کہہ یہ بیچا تھا اُسکو ملوک عجم نے واسطے کچے کے اور ہتھیار کب کے اور دفن کیا اُسکو بیچ چاہو زجر
 اور برابر کر دیا اُسکو ساتھ زمین کے پس پوشیدہ ہو گیا یعنی نابود ہوا موضع زمزم کا زمانہ عبد المطلب تک
 اور جب قریب ہوا حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چارے کا دیکھا عبد المطلب نے خواب میں ایک قافل کو
 کہتا ہوا اُسکو کھود تو زمزم کو پس متیر ہوا سبب عدم علم اپنے کے ساتھ زمزم کے پس کھول دیا اللہ نے
 اُسکو بیچ تیسرے خواب کے کہ زمزم ایک بیڑہ موضع اُسکا قریب صنہین کے یعنی دو بتوں کے ہوا نام اُنکا
 ناکہ اور اساف ہو اور اُس جگہ گھر چوٹی کا ہوا ظاہر کر گیا اُسکو تو اساتھ چوٹی اپنی کے کل پس چاہو عبد المطلب نے
 اور کھود اُسکو دو بت کی صورتیں تھیں ایک عدوت ایک مرد کی نام عدوت کا ناکہ اور نام مرد کا اساف تھا

نہ کیا تھا ان دونوں نے بیچ کعبہ کے پس مسخ کیا انکو اللہ نے دو پتھر پھر رکھا انکو لوگوں نے درمیان صفا
 اور مردہ کے واسطے عبرت کے پھر لیا انکو مشرکوں نے اور کھڑ کیا دونوں کو قریب زعم کے اور پوچھتے
 انکو اور بعد خبر ہم کے لی خزانہ نے کہ نام ایک قبیلہ کا ہر کلید واری بیت الحرام کی اور حکومت امر کی
 یہاں تک کہ بڑا ہوا قصی بن کلاب پس مالک ہوا امر مجاہد یعنی امر کلید واری و دعوۃ حجاج اور پانی پلانے
 آنکے کا اور مشورہ اور نشان و لشکر لینے امر ریاست فصل اور بنائے اعمار اللہ اور خبر ہم کا پس جیسے کہ روایت گئی
 علی رضی اللہ عنہ سے کہ جب مندم ہوئی بنا ابراہیم علیہ السلام کی بنایا اسکو ایک گروہ نے خبر ہم سے پھر مندم
 پھر بنایا اعمار اللہ نے اور بیچ اس ترکیب کے اختلاف ہوا وہ شخص کہ بنایا اسے کعبہ قبیلہ خبر ہم سے حارث بن
 مضاض اصغر ہوا اسنے زیادہ کیا بیچ بنا کے اور باند کیا بیت کو جیسا تھا اور پناہ ابراہیم کے اور تھا نہ نہ
 علاقہ میں لپٹا ہوا ساتھ صفاء کے کہ نام ایک دخت کا ہوا اور زمین سبز و آراو تھی و بیچ عزت اور دولت کے
 پس جب بغاوت کی اور زیادتی اور ظلم کیا انھوں نے او کو دکرایا لیتے تھے سایہ کا اور تیجے تھے پانی سلاط کیا
 اللہ نے او پر آنکے چوٹیوں کو پھر نکالا انکو ساتھ قحط کے یہاں تک کہ ملایا انکو ساتھ آب آنکے کے بیچ بلا دین کے
 فصل اور بنا قصی بن کلاب کی پس جب وہ متولی کیا گیا امر بیت کا جمع کیا اسنے نفقہ پھر فرمایا کعبہ کو
 پس بنایا اسکو اور پر نیک ترو جہ کے اور سقف کیا یعنی چمت ہوائی اسکی ساتھ چوب دروم کے اور شاخ
 نخل کے دو ایک دخت ہوش نخل کے اور زیادہ کیا اسنے بیچ اتفلا ع بیت کے نوگز نہیں ہوا اٹھائیں گز
 اور کم کیا عرض اسکے سے جانب عظیم کے سے بسبب تبام ہو جانے نفقہ کے اور باقی کو او پر اساطین ابراہیم
 علیہ السلام کے اور قصی نام اسکا زید تھا موسوم ہوا ساتھ اسکے اسوا سطر کہ دور نکالا گیا وطن اپنے سے جب
 وفات پائی کلاب نے کہ باپ کا تھا پھر جب باکرمین بعد مدت کے اور بیچا نا اسکو قوم اسکی نے اکرام کیا اسکا
 اور تھا ان دنوں میں خزامہ حاکم اوپر کہ اور کعبہ کے اور خزامہ نام ایک قبیلہ کا ہوا اور تھا ابراہیم خلیل بن
 حبیشہ الخزاعی بیچ اختیار اسکے کے تھا کعبہ اور داروغگی و خدمت اسکی پس دی خلیل نے قصی کو بیٹی اپنی کہ نام
 جیسی تھا اور کیشہ ہوئی اولاد اسکی و فوت ہوا خلیل و روایت کی ساتھ مفتاح کعبہ کے واسطے جیسی بیٹی ہوا

کہا اُسے نہیں قدرت رکھتی ہوئیں اور پورا روٹکی اور خدمت کعبہ کے پس مقرر کیا جی نے یہ امر واسطے ابی عبد اللہ کے
 اور معاہدہ شراب خوار و مست رکھتا تھا شراب کو انہیں ممتنع کیا اُسکو اس شراب پہنچانے کا ایک وقت کے کہ پہلے شہین
 پس بجایا سنے مفتاح بیت کو عوض ایک مشک شراب کے خرید اُسکو قصی نے اور مشہور ہوئی یہ بات سچ منکون کے
 یعنی جس شخص کو کسی طرح کی زبان کاری و نقصان بہت ہوتا تھا سنے والے یہ مثل کہتے تھے کہ زبان کا زیادہ
 بیع عقد بیع کے ابی عبد اللہ سے اور واسطے اللہ کے ہر خوبی و رحمت قائل اس قول کی بیجا خراہی نے
 بیت اللہ کو ظاہر عوض مشک شراب کے پس ہمارا کو پہونچے وہ اور نہ نفع دیے گئے یعنی نفع دیا انکی تجارت نے
 اور جب گئی مفتاح بیت یعنی کلید کعبہ کی طرف قصی کے بڑا مانا خراہی نے اور اطرائی کی پس نکالا قصی نے اُنکو کہتے
 اور والی ہوا قصی اسکو کعبہ و مکہ کا اور بادشاہ کیا اُسکو قوم اُسکی نے اوپر جانوں اپنی کے اور وہ بڑا جانتے
 اُسکو کہ سکونت کرین کہ میں اور عظمت رکھتے تھے اُسکی اس سے کہ بناوین اُسین گھر ساتھ بیت اللہ کے
 پس رہتے تھے وہ بیچ مکہ کے دن کو اور آخر روز نکلیا تھے تھے طرف محل کے اور حلال نہیں جانتے تھے
 جنب ہونے کو بیچ مکہ کے پھر اذن دیا اُنکو قصی نے واسطے بنانے گھروں کے اور کہا اگر سکونت کی تھیں
 حرم میں قریب بیت کے خوف کریگے تھے عرب نہ حلال جائینگے قتال تمہارے کو پس قبول کی انھوں نے
 یہ بات اور بتلائی قصی نے اور بنایا دارالاندوہ یعنی گھر مشورہ کرنے کا اور اب مقام صلی خفی کا ہوا اور بنائے قوم
 اُسکی نے گھر اپنے گرد بیت کے چاروں طرف اور روکھی اور وازوں گھروں اپنے کی جانب بیت کے اور چھوڑ دیا
 مقام طواف کو اور درمیان ہر دو گھروں کے لہ رکھی کہ داخل ہوتے تھے اُس سے مطاف میں پھر قصی نے
 سپرد کی وہ خدمت کر اُسکو قصی عبدالدار کو بسبب بزرگی شان اُسکے اور جاری ہونے غلبہ و حکومت اُسکی کے
 پھر جب مر گیا قصی قائم ہوا اوپر کام اُسکے کے بیٹے اُسکے پھر باہم خصوصیت کی قریش نے پس اسے
 ایک گروہ کی یہ ہوئی کہ اولاد عبد مناف زیادہ تر مستحق حکومت و خدمت کے ہیں اولاد عبد الدار سے اور کہا
 بعض اُنکے نے فکرم اُسکے پھر ارادہ کیا انھوں نے اطرائی کا پھر صلح کی اوپر اُسکے کہ بانی پلانا اور ضیافت کرنی
 تھا بیچ کی واسطے اولاد عبد مناف کے آگے گئی رکھنی اور مشورہ سے اور لشکر واسطے اولاد عبد الدار کے سپرد کی کیا

ضیافت اور پانی پانے کا ہاشم کو کعبہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے نام انکا عمر و تھا لقب کیے گئے
 ساتھ ہاشم کے بسبب توڑنے اسکے کے روٹی کو اور شریک کرنے اسکے کے واسطے لوگوں کے اس واسطے کہ ہاشم بنی
 توڑنے کے ہوا ہاشم توڑنے والا پھر وفات کی ہاشم نے شام میں درحالت تجارت پس لی کیا گیا بعد اسکے
 مطلب بن عبد مناف اور نام اسکا فیض ہو بسبب جو انزوئی سکی کے پھر وفات پائی مطلب نے بیچ سرزمین بنی کے
 پس والی کیا گیا عبدالمطلب بن ہاشم غیر ابن عبد مناف اور وہ اول اسکا ہو جاری کی دیت قتل کی سوا
 اور بجال کھا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور قصہ اسکا یہ ہو کہ جب کہ مطلب نے اگر دے مجا اللہ
 دس بیٹے بیچ کر و نہیں ایک انہیں سے واسطے کعبہ کے اور جب پورے ہوئے دس اور بیان کیا سنئے اور
 قصد اطاعت کی انھوں نے اسکی اور قرعہ ڈالا صاحب تیرون کے اور نکلتا یہ اور پر عبد اللہ کے کہ والد
 رسول علیہ السلام کے تھے ارادہ کیا عبدالمطلب نے کہ بیچ کرے انکو پس کھینچ لیا انکو عباس نے نیچے پائون
 اسکے سے خوف ہو جانے اس بات کے سے سنت قریش کی پھر گئے قریش طرف عافہ کا ہنہ کے کہ ایک عورت
 تنگوں والی بیچ جاز کے تھی کما اُسے قربانی کرو اپنے بیٹے کی طرف سے دس اونٹ پھر قرعہ ڈالو اگر نکلے تر
 بعد بیچ کرنے اونٹوں کے بھی بیچ کر بیٹے کو اور اگر نکلے تو نہ کرو پس قربانی کی انھوں نے اونٹوں کی اور
 قرعہ ڈالا پھر نکلا کسی کے نام پر پس باز رہے وہ بیچ کرنے عبد اللہ کے سے **فصل** اور بنا کہ باقریش کا واسطے
 کہ روایت کی گئی ہو کہ ایک عورت نے ارادہ کیا بنو کعبہ استار اسکے کا پھر پونچا ایک شرارہ انکسٹھی اسکی سے بیچ
 غلاف کعبہ کے جل گئیں اکثر کلڈیان اسکی اور داخل ہوئی ایک سیل عظیم پس شوق کیا اُسے دیواروں کعبہ ارادہ
 قریش نے مضبوط کرنے بنیاد اسکی کا اور بلند کیا دروازہ اسکے کو تاکہ نہ داخل ہو امین مگر وہ شخص کا اجازت نہ
 وہ اسکو اور تھا مخزن کعبہ میں ایک سانپ سیاہ سر اسکا مانند سر کبری کے گمان کرتے تھے لوگ کہ وہ نگہبان ہو
 واسطے ہدایا کنوز کے اور ہوا بیچ سے ورس پس بھیجا اللہ نے ایک پرندہ اٹھا لیا اسکو کہ قریش نے
 امید رکھتے ہیں ہم ہو وے اللہ راضی ساتھ اسکے کہ ارادہ کرتے ہیں ہم اپنے تجدید بیت کا اور تھا دریا تحقیق
 ڈالا تھا اُسے ایک جہاز کو طرف کنارہ جدہ کے واسطے ایک تاجر کے کہ نام اسکا باقوم رہی تھا انی تھا

اور کہا گیا ہو تھا وہ جہاں بادشاہ روم کا بھیجا تھا پہنچا اسکے سنگ مرمر اور لکڑی ساتھ باقوم کے طرف گرجا گھر کے
 پہنچ جہشہ کے جہلا دیا تھا اسکو فرس یعنی مشرکین نے پس جبکہ پونچا جانب جہدہ کے مارا اسکو طوفان نے
 اور ٹوٹ گیا وہ پس نکلا ولید بن مغیرہ اور ایک جماعت قریش کی پس خرید اُنھوں نے لکڑیوں اسکی کو اور تھا
 پہنچ کر کے ایک تھا قطعی بنائی اُسے سقف کعبہ کی ساتھ مد باقوم کے پھر قریش نے واسطے بنانے کے تقسیم کیا جو اس
 بیت کو پس ہوئی ایک جانب بیت کی واسطے نبی زہرہ اور بنی عبد مناف کے اور مابین حجر اور رکن یانی کا واسطے
 بنی مخزوم کے اور پشت کعبہ واسطے بنی نجج اور بنی سہم کے اور جانب عظیم واسطے بنی عبدالدار و بنی اسد کے اور تھا
 بن مبارک بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا پہنچ اسوقت کے پیش برس کا اور اٹھاتے تھے پتھر یا تنک کہ جب نام ہوا
 ہرم دیوار کا طرف بنیاد کے دیوار انگوگون نے پچا اور ہوا ایک پتھر سبز کے نکلی برق قریب تھا کہ ایک ایجاوے
 بینا نیون انکی کو پس باز رہے نزدیک اس بات کے بنیاد کھودنے سے پھر بنایا اُنھوں نے اسکو یا تنک کہ پہنچیں ہوا
 موضع رکن حجر اسود پہنچ خصوصیت کی پہنچ اسکے ہر قبیلہ نے ارادہ کرتے تھے کہ اٹھاوین اسکو یعنی ہر قبیلہ چاہتا تھا
 کہ ساتھ نصب کرنے حجر اسود کے ہم خاص ہووین اور قریب تھا کہ باہم قتل و قتال کریں پس کہا ابو امیہ مخزومی
 شریف نے کہ اگر تم ایک حکم پہنچ اسکے اول وہ شخص کہ داخل ہووے باب صفا سے پس تعلیم کی اُنھوں نے یہ بات
 پس تھے اول داخل ہونے والے اس سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھا انگوگون نے اُنکو کہا اُنھوں نے یائے
 محمد امین اور حضرت نام رکھے جاتے تھے قبل از وحی ساتھ اس نام کے اور راضی ہووے ساتھ حکم انکے کے پھر بیان کیا
 اوپر انکے قصہ اپنا فرمایا رسول علیہ السلام نے لاؤ تم میرے پاس ایک چادر پس لائی گئی پھر رکھا پہنچ اسکے رکن
 ساتھ دست مبارک اپنے کے پھر فرمایا چاہیے کہ کپڑے سوار ہر قبیلہ کا گوشہ اس چادر کو پس اٹھایا اسکو
 ان سب نے اور لائے اسکو اور بلند کیا اُنھوں نے اسکو طرف اُس جگہ کے کہ مقابل تھے موضع اُسکے کے
 پس لیا اسکو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کپڑے مین سے اور رکھا اسکو پہنچ جگہ اسکی کے اور واسطے
 ہبیر و بن وہب مخزومی کے اس باب مین ایک قصیدہ عربی ہو کہ مضمون اشعار اُسکے کا یہ ہو۔ طرا لئی
 قبائل پہنچ بزرگی حاصل کرنے رکھنے حجر اسود کے جاری ہوئی فال انکے ساتھ سعد کے چچے اس کے پچھے پہلے

اسعد تھے اب سعد ہوسے حاصل یہ کہ عداوت کم ہو گئی یہ موجب شفا و دلت کا ہر ملاقات کی انھوں نے ساتھ بغض کے
 پیچھے دوستی کے پیچھے پہلے باہم دوستی تھی پیچھے بغض عداوت ہوئی اور پھر کالی انھوں نے آگ میں آپس کے
 بڑا بھڑکا ناپس جب کبھی اپنے امر کرتے ہوئے حد اسکی ورنہ باقی رہا کہ سو اٹھواڑھینچے کے راضی ہو سہ ہم اور کہا جنے حکم کر
 اول نے والا کہ داخل مہل بیچنے جانب صفا سے نکالے پس تحقیق آئے ہمارے پاس حق امین محمد کہا اپنے راضی ہوئے ہم
 ساتھ امین محمد علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہترین سب قریش کے اور دوسرے غصلت کے زائد راضی میں اور حال میں
 ساتھ اس کے کہہ دیا کہ اس کے کو بیچنے آئندہ کو پس لائے وہ بات کہ نہ دیکھی لو کون نے نسل کے شامل تراویہ بندیدہ
 بیچ اور اور اول کے کہہ اٹھئے گوشہ ہمارے چادر کو اور واسطے کل ہماری کے ایک حصہ تھا اٹھانے اسکے میں قبیلہ
 دست سے پس کہا انھوں نے بلند کرو تم یہاں تک کہ جب بلند کیا اسکو ہاتھوں اُن کے نے لیا اسکو بہترین سے
 بیچنے محمد علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ہم سب راضی ہوئے فعلی کھار کام لگے سے پس کیا پڑی ہمارے اُمی کہ وہ آ
 کرنے والی اور ہدایت پانے والی جو اور یہ انسان اُن سے اوپر ہمارے ہو بڑا شام کریکا ساتھ اسکے یہ زمانہ از صبح
 کریکا بیچنے و اُم رہیگا یہ احسان پھر کیا قریش نے ارتقاء کعبہ آٹھارہ گز اور بلند کیا دروازہ اسکا زمین سے
 اور لگائے انھوں نے اندر کعبہ کے چتر ستون بیچ دو صفوں کے تین تین بیچ ہر صف کے جانب حجر اسود
 رکن یانی نکل ورنہ بایا انھوں نے بیچ رکن شامی کے اندر سے ایک زینہ کہ چتر حصین اُس سے طرف چیت
 بیت اللہ کے اور ناتمام چھوڑا انھوں نے جانب حلیم سے واسطے تمام ہوئے نفقہ کے کہ مسیا کیا تھا انھوں نے
 واسطے بنائے بیت کے فصل اور بنا عبد اللہ بن زبیر کی سبب سکایہ کہ جب محاصرہ کیا اسکو حصین بن عتیر
 بیچ لشکر کے کہ بھیجا تھا اسکو زینہ اوپر اسکے پناہ پڑی اُس نے بیچ مسجد الحرام کے پس نصب کیں اوپر اسکے ہنہیقین
 اور پیچھے بعض چتر اسکے کو کعبہ کے منہم ہر گنیں بعض یو اربین اسکی اور جل گئیں بعض لکڑیاں اسکی اور
 لباس اسکا اور بھاگ گیا حصین ساتھ لشکر اپنے کے سبب ہلاک ہونے پید پید کے اور پیچھے خبر مرگ اسکی
 پس تجویز کیا ابن زبیر نے کہ منہم کو کعبہ کو اور محکم کرے بنیاد اسکی اور بنادے اسکو اوپر قواعد بلا ہم
 علیہ السلام کے اور بنائے ابراہیم بن حلیم داخل کعبہ تھے اور قریش نے پالی بنانچے حلیم کے اور ارادہ کیا

داخل کرنے اُسکے کالج کعبہ کے لیکن مہتمم ہو گیا لفقہ کر جمع کیا تھا انھوں نے واسطے بنا کے پس چھوڑ دیا
 انھوں نے اُسکو اور بنائی اور پُر اُسکے ایک دیوار چھوٹی واسطے علامت کے کہ کعبہ میں سے ہر اتر ہر اُتر
 از علیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا کو ای عائشہ اگر نہ تو یہ کہ قوم تیری جدید الاسلام میں
 البتہ اُٹھا تا میں کعبہ اور ملا تا میں اُسکو ساتھ زمین کے اور کرتا میں واسطے اُسکے ایک دروازہ جانب شرق
 اور ایک دروازہ جانب غرب اور زیادہ کرتا میں بیچ اُسکے چھ گز طرف حطیم سے ہر اُتر قریش نے ناقص چھوڑا
 اُسکو جسوقت کہ بنایا انھوں نے کعبہ پس اگر اسے میں آوے قوم تیری کہ بعد میر نکمیل آئی تو دکھائیں
 تم کو اُس قدر کہ تا تمام چھوڑا انھوں نے اُس سے پھر دکھایا اُنکو قریب چکر کے پس مشورہ لیا عبد اللہ
 بن زبیر نے اُسے جو باقی تھے صحابہ میں سے بیچ بنا کے کعبہ کے اٹکا کیا بعض اُنکے نے اور قبول کیا بعض نے
 لیکن مقرر کیا اُسے لے اپنی کو اور جمع کیا اُسے بنانے والوں کو پس چڑھایا سطح کعبہ پر ایک غلام
 باریک پنڈلیوں واسطے کو اور حبشی لوگوں کو ڈھاتے تھے اُسکو شاید کہ ہووے بیچ اُنکے وہ حبشی کہ
 فرمایا رسول علیہ السلام نے بیچ حق اُسکے کے کہ ڈھاویگا کعبہ کو صاحب دوسان باریک حبشیوں میں سے
 اور ارادہ کیا اُسے یہ کہ کوے گل اُسکی درس سے کہا گیا اُسکو کہ نہیں استوار ہوتی ہر اُس سے بنیاد
 پس طلب کی اُسے کچھ حکم میں سے پھر جب پورا ہوا ڈھانا نکالی بنیاد ابراہیم علیہ السلام کی پایا اُسے حطیم کو
 داخل بیچ بیت کے پھر بنایا بیت کو اور اس بنیاد سے بنا دبراہیم کے اور گیل پردہ حوالی بیت کے اور حوالہ
 بناتے تھے اندر پردہ کے اور ملائین طواف کرتے تھے باہر پردہ سے پس داخل کیا حطیم کو بیچ بیت کے
 جیسے کہ ارادہ کیا تھا قریش نے اور نہ پورا ہوا تھا اور برابر کیا باب کو ساتھ زمین کے جس طرح کہ متقابل
 بنا ناقص کے اور کھولا باب جانب غربی کو واسطے نکلنے لوگوں کے اُس سے جیسے کہ تھا ارادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پس پورا کیا اُسکو عبد اللہ بن زبیر نے اور بنایا اُسکو اور قواعد ابراہیم علیہ السلام کے اور تھا ارتقاء اُسکا
 نو گز زیادہ کیا قریش نے نو گز اور جب داخل ہوئی حطیم تو بڑی کرنیادہ کرے بیچ ارتفاع کے نو گز پس
 زیادہ کیا اُسکو بیچ اُسکے پھر جو استائیں گز پس جب تمام ہوا خوشبو دار کیا اُسکو ساتھ شکر عسکرا نڈوڑ

اور غلاف پہنایا سکوسا تہذیباً کے اور زیور سے آراستہ کیا میت کو اور بنائیں کنجیان اہل سونے سے اور لگائے اور کعبہ
 اور ستونوں اُسکے کے پتھر سونے کے اور فرش کیا گودیت کے بقدر دین گرنے کے باقی ہے ہوئے پتھروں سے
 اور تختہ فلغ بنا کاستر مین جب مکہ ہجری کو پہر نکلا طوفانیم کے ساتھ اہل مکہ کے واسطے عید کرنے اور عہد لانے کے
 اور ذبح کیے اُسے سوا دینٹ اور ذبح کیے اہل مکہ نے بقدر وسعت اپنی کے اویچ اس سال کے لکھا حجاج نے عبد الملک
 بن مروان کو کہہ حاکم شام تھا یہ کہ عبد اللہ بن زبیر نے زیادہ کی بیچ کعبہ کے وہ چیز کہ تھی اُس سے اور
 احداث کیا بیچ اُسکے ایک دروازہ دوسرا پس لکھا حجاج کو عبد الملک نے کہ پیچ کے کعبہ کو اور پُر اُطر کے
 کہ تھا زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہدایت کی گئی ہو کہ جب لکھتے ایزید اطاعت کی اہل شام دھرنے
 عبد اللہ بن زبیر کی پھر نکلا مروان بن حکم پس غالب اُپر مصر و شام کے یہاں تک کہ والی ہوا عبد الملک
 بیٹا اُسکے بھی لشکر سخت اور ابن زبیر کے اور میر کیا اور لشکر کے حجاج بن یوسف کو پس محاصرہ کیا اُسکو اور
 پتھر پھینکا اور اُسکے ساتھ تحقیق کے اور میوفانی کی اصحاب بن زبیر نے اُسکی پس نکلا وہ اکیلا اور قتال کیا اُسے
 قتال عظیم تا اُنکے شہید ہوا اور ہوا یہ حادثہ بیچ سال تتر ہجری کے اما تغیر کرنا حجاج کا اس بنا و خلیل کو پیش کم کیا
 اُسے کعبہ کو جانب کن شامی سے چکر اور ایک جب آور بنایا اس یوا کو یعنی جانب شامی کو اور کرسی و اکر کیا اور نو
 شرقی کو اور بند کیا غری کو اور چھوڑ دیا تین طرفوں کو جس طرح پتھریں پتھر جب فناغ ہوا حجاج اس سے وار ہوا
 عبد الملک و حج کیا اُسے بیچ اس سال کے اور ساتھ اُسکے حارث مخزومی تھا پس باجم کلام کیا دونوں نے بیچ
 کعبہ کے کما عبد الملک نے نہیں گمان کرتا ہونین کہ ابن زبیر نے سنی عائشہ سے یہ بات پس کما حارث نے
 مین نے سنا ہو اُس سے یعنی عائشہ سے اور بیان کی حدیث کما عبد الملک نے تو نے سنا ہو کہ تھی عائشہ
 اس طرح کما حارث نے ہان مین نے سنا ہو یہ اس سے پس شروع کیا زمین کھودنا تھا ساتھ لکڑی کے
 کوبچا تھا اُسکے کے تھی رنگوں سماعت طویل تک پھر کما چاہتا تھا مین واللہ کہ چھوڑ دینین ابن زبیر کو اور
 جو کیا اُسے فائدہ عبد اللہ کثیف اُسکی بوکبر ہوا پساگانہ پروران اُسکی سا بیٹی ابی بکر کی خاں اُسکی عائشہ
 رضی اللہ عنہا پید ہوا بیچ مدینہ کے بعد نبیل مینے کے ہجرت سے فرما چاہا اُسکے نے مین دیا صحابہ اہل مدینہ علیہ السلام نے

مقام اہل تہذیب کو منتہی قرار دیا تھا اور حکم کیا کہ ام القدر نے کوہ پٹیا جیسے ستونوں داخل بیت پر سونا پس کیا گیا
 اسی طرح ستونیں سونے میں اور بیچ حاشیہ کتاب کے کھٹا کر تقسیم کیے مہدی نے حرمین شریفین میں تیل کی کڑیاں
 پہونچے تھے طرف اُسکے عراق سے آوین لاکھ دینار پہونچے تھے طرف اُسکے مصر سے آو دو لاکھ دینار پہونچے تھے
 اُسکو میں سے آو ایک لاکھ اور پچاس ہزار کپڑے یعنی لباس تقسیم کیے اور اہل حرمین کے استے اور وزیر جلال
 بن علی ابو داؤد نے بھی بیچ ہزار دینار واسطے پتروں سونے کے اور پراساطین داخل بیت کے سنبلیں سوچو اور تین
 اور تین سے جنہوں نے عملی کیا بیت کو عثمانی ملک مظفر صاحب میں ہوا و نیزہ اُسکا بھی نام اُسکا ملک مجاہد
 آو ملک ناصر صاحب مصر نے ساتھ پینتیس ہزار درہم کے اور نیزہ اُسکے نے پھر تیرے چڑھائے گئے اب
 ساتھ چاندی کے سونے سوا کسٹین ساتھ حکم سلیمان خان عثمانی کے اور بنائے گئے پھر باب کے
 اور چڑے گئے ساتھ بیخون چاندی کے اور پھر بنائے گئے حلقہ چار اور بیچھے پلے تین شہیروں کے کڑیوں
 بیت کی سے وقت گمان گر پڑنے اُسکے کے بوفتوں لینے کے مفتیوں پڑوں سے اور جماعت کثیر علماء سے
 فصل بیچ بیان معالیک کے لینے آو نیزہ اُسکے کے اول جسے لٹکانیں بیچ کعبہ کے تلواریں ملکی ذہب اور
 خضہ لینے سونے اور چاندی سے کلاب بن مرہ جو اور روایت کی گئی ہر عمر بن الخطاب نے جب فتح کیا
 دین کسرے کو پہونچے وہ ہلال لٹکایا لنگو بیچ کعبہ کے اور بیچ سفاح عباسی نے ایک کبابی سبز سبز لٹکانی گئی
 بیچ اُسکے سفاح بعضی فونزیرہ اور لقب اول خلفائے عباسیہ کا جو اور بیچیا مامون نے ایک یا قوت ساتھ
 زنجیر طلائی کے لٹکایا بیچ روے کعبہ کے موسم حج میں اور بیچیا مستوکل نے شمس لینے کل طلائی جڑاؤ ساتھ رفاظ
 اور یا قوت وزمرد کے لٹکایا بیچ زنجیر طلائی کے بیچ روے کعبہ کے اور بیچیا منتقم نے ایک قفل واسطے باب کعبہ
 بیچ اُسکے ہزار شقل سونا تھا اور بیچیا بادشاہ سندنے سونے سوا لٹکانیں جب اسلام لایا ایک طوق سونے کا پڑاؤ
 ساتھ جواہر اور ایک یا قوت بزرگ سبز کے پس لٹکایا گیا ساتھ حکم خلیفہ کے اور سوا اُسکے نفائس بنیارتے
 اور بادشاہ بھیجتے تھے قندیلین سونے کی واسطے لٹکانے بیت کے پھر جب واقع ہوئے فتنے بیچ کر کے اور محتاج ہوئے خدا
 بیت کے لینگے اُن نفائس میں سے اور کھائے اور تھی غارت اُنکی کہ جب تانزہ دیک اُنکی مال صرف کرتے تھے

بیچ حوالہ کعبہ کے اور جب محتاج ہوئے تھے وہ حرف کرتے تھے اسکو بیچ دفع احتیاج کے اور اخراجات اہل جہاد کے اور
 دفع فساد کے بلکہ بیچ تمام اوقات کے بیچ باطلون اور مدیسون اور کتاہون اُسکے کے اسی طرح تمام معمولات کا یہاں تک
 کہ اسکا ایک شیخ نے جب پکڑا لیا اور محتاج آستین اُسکی کے قطعہ ذہب کا قندیل کعبہ سے کہ نہیں نفع دیتا ہوا اسکو
 لٹکا کر اُسکا اور ضرر نہیں دیتا ہوا اسکو نمونا اسکا فصل بیچ بیان کسوت یعنی خلاف پہناتے کے کعبہ اول غلاف
 پہنایا اسکو اسعد متج حمیری بادشاہ یمن کے نے بردہ یانی سے قبل ہجرت کے ہزار برس اور بنایا اُسے اسطے
 اُسکے ایک دروازہ اسواسطے کہ دیکھا اُسے خواب میں کہ وہ لباس پہناتا ہوا کعبہ کو اور کہا گیا ہوا کہ وارد ہوا
 خارج مکہ میں نہ نکلا کوئی اہل مکہ سے واسطے ملاقات اُسکی کے پس غصہ ہوا وہ اور کہا البتہ بڑھاؤنگا میں کہہ دو
 اسواسطے کہ وہ سبب افتخار و استکبار اُنکے کا ہو پس مریض ہوا وہ یہاں تک کہ عاجز ہوئے اطباء اور نہ نفع پایا
 اسکو کسی دوائے کہا اسکو ایک پیر مرد نے مرداروں اُسکے سے کہ میرے گمان میں یہ مرض اس نیت سے ہے
 پس رجوع لایا اور توبہ کی اسنے اور صحت پائی پھر داخل ہوا مکہ میں اور اگر ام کیا اہل اُسکے کا اور چھانڈے
 اسکو لباس نوگران قیمت اور گیا طرف مدینہ کے کہا مورخوں نے کہ یہ یہی جیتے تھے اور واسطے کعبہ کے کہ سوچنا کہ یہ
 اور بردہ یانی اور منط سے منط ایک نوع ہوا نقاش ثوب سے اور لباس پہنایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 ساتھ ثياب یمنی کے پھر عمر عثمان رضی اللہ عنہما نے ساتھ قبایلی لئے انواب مصری کے پھر معاویہ بن
 ابی سفیان نے پہنایا اسکو دیباچ اور قبایلی چہر زیادہ کیا بردہ یانی کو اور بعد اُسکے لباس پہنایا جاتا تھا
 ساتھ دیبا کے ہر برس اور ڈالا جاتا تھا غلاف سادہ اوپر بیت کے دن ترویہ کے تانہ پھاڑین اسکو حجاج
 پس جب ہوتی دسویں لٹکاتے تھے اوپر اُسکے از اوصل کیا اٹھوں نے قمیص کو دیبا سے نہ دو رہتا تھا
 آخر رمضان تک پس اُسکا لگتے تھے اسکو کسوت ثانیہ قبایلی سے اور بیچ خلافت مامون عباسی کے لباس
 پہنایا جاتا تھا برسالتین بار روز ترویہ یعنی اٹھویں ویکچہ کو دیبا سے سُرخ اور اول رجب کو قبایلی اور
 بیچ حمید رمضان کے دیبا سے ابیض پھر جب سنائے پچھٹا سکا زیادہ کی ایک کسوت پھر زیادہ کہین دو
 ہزارین اور ذکر کیا کئی والوں کعبہ کے نے واسطے ممدی کے ہر مینہ تو برتو جو اس کو کعبہ کے غلاف سے کشے

یہاں تک خوف کیا جاتا تھا اور گر جانے دیواروں اُسکی کے قتل اُسکے سے پس حکم کیا اُسے ساتھ دو کرنے اُنکے کے
 پس دیکھے گئے یہاں تک کہ باقی رہا کعبہ عریان اوطلا کی گئیں دیواریں اُسکی اندر اور بار سے ساتھ خالید اور مشعل بن
 اور ڈائے انھوں نے شیشے خوشبو کے اوپر دیواروں اُسکی کے پھر اُٹھا نپا گیا ساتھ تین کسوت کے قبلی
 اور حریر و دیبا سے پھر بوضع خلافت عباسیہ کے ہوتا تھا لباس کبھی مصر سے اور کبھی یمن سے پھر خویا
 سلطان ملک مصر نے قریہ بقیہ نوس کا اور وقت کیا اُسکو اوپر کسوت بیت کے پس جب آئی سلطنت ممالک
 عرب کی طرف آل عثمان ای ملک روم کے بعد قتل کرنے اُنکے کے جزا کعبہ کو اپنے قوم عجمی کے خدام کعبہ سے ساتھ
 سیف و سنان کے طیار کی کسوت اوپر اُسی طرح کے کہ تھی اور ملک کیا سلیمان خان عثمانی نے واسطہ ہوش رکھنے
 کسوت سیاہ کے پھر جب ہوئی سلطنت سلیمان خان کی امر کیا ساتھ دوام کعبہ کے اوپر طریق عادت کے اور
 حاصل بنیوس کا کفایت کرتا تھا اوپر صرف کسوت کے پس حکم کیا واسطہ پورا کرنے اُنکے کے خزانہ سے
 پھر زیادہ کیا ایک قریہ دوسرا وقت کیا اُسے اُسکو واسطہ کسوت کے وقت دائمی با سبب تیسرا
 بیچ وضع مسجد حرام اور فضل اُسکے کے اور وہ چیز کہ متعلق ہو اس سے جب کثرت ہوئی مسلمانوں کی
 بیچ زمانہ عمر القاروق رضی اللہ عنہ کے اور تک ہوئی مسجد ریاست مسلمانوں کے اور تھے محصور و میان ملک
 قریش کے غیر احاطہ کی گئی ساتھ دیواروں کے تجویز کی عمر نے کہ زیادہ کریں بیچ اُسکے پس غیرہ انکروں
 اُنکے کو اور اُٹھایا اور داخل کیا اُنکو بیچ مسجد کے اور انکار کیا بعض قریش نے بیچے اُنکے سے بیچ بیچ
 اُسے اور داخل کیا اُسکو مسجد میں اور قیمت مقرر کی گئی گھروں کی اور رکھی گئی قیمت اُنکی بیچ کعبہ کے
 پھر جب طلب کیا اُسکو اصحاب گھروں کے نے عاجز ہو کر دی گئی اُنکو اور حکم کیا ساتھ جانے دیواروں
 کوتاہ کے کہ قد آدمی سے احاطہ کرنے واسطہ کعبہ کو رکھے جاتے تھے اوپر اُسکے چرغ اور بنائے اسین
 اور دادہ مقابل ابواب سابقہ کے اور یہ بات بیچ سنہ شہرہ ہجری کے ہوئی زمانہ نبیل ام بنی ہاشم
 بہت زیادہ ہو۔ آدمی بیچ زمانہ عثمان کے زیادہ کی انھوں نے بیچ اُسکے بیچے خیرہ نے گھروں قریش کے
 اور جسے اُنکے حکم کیا اُسکو ساتھ قیہ کے اور یہ سنہ پچیس ہجری میں ہوا اور وہ انکار سے کھانا نہ کھانے

والان پھر زیادہ کیا بیچ اسکے عبداللہ بن زبیر نے بعد اسکے کہ خرید گھروں کو اور حقیقت کی گئی مسجد اور مولیٰ مسجد
 اسوقت سات جریب اور اب نزدیک قستان کے ایک لاکھ بیس ہزار گن ہر ساتھ گن ہاتھ کے اور نزدیک
 فاسی کے ساتھ زیادتی تین ہزار سات سو سات گز آہنی کے جو مکہ میں ہر ساتھ ضرب کرنے تین سو چھپن
 گز کے اندر سے شرق و غرب کے بیچ دو سو چھپا ستر گز کے ساتھ اضافہ ذوالحجۃ کے پھر تعمیر کیا اسکو عبد الملک
 بن مروان نے اور بلند کیا دیواروں اسکی کو اور مسقف کیا اسکو ساتھ چوب سا کو کے عمارت اچھی آویں لگایا
 بیچ سرسختوں کے پچاس مشقال سونا اور تعمیر کیا ولید بن عبد الملک نے مسجد الحرام کو اور اکھاڑا بنا
 عبد الملک کو اور بنائی بنا حکم اور بیچ سال ایک سو اٹھائیس کے حکم کیا ابو جعفر منصور عباسی نے ساتھ
 زیادہ کرنے کے بیچ مسجد کے بعد خرید لینے گھروں کے پس زیادہ کی گئی مسجد بیچ جانب شامی کے کہ قریب ہر
 دار اندوہ یعنی مصلے حنفی کے اور زیادہ کیا بیچ اسفل اسکے کے اس منارہ تک کہ بیچ رکن باب بنی ہنم کے ہر
 اور حرکت کیا جانب جنوبی کو بسبب مصوبت بنا کے بیچ اسکے واسطے سیل کے اور اسی طرح سے بیچ علی
 یعنی جانب سعی کے لیکن زیادہ حارثی متولی عمارت اسکی کے نے زیادتی کی بیچ اعلا کے اور زیادہ کیا بیچ
 مسجد اور عمارت اسکی کے عبداللہ امیر المومنین نے او طلب کیا مہدی محمد اوقص مخرومی کو اور حکم کیا اسکو
 کہ خرید گھر بیچ اعلا مسجد کے یعنی جانب سعی کے اور منہدم کرے اور داخل کرے انکو بیچ مسجد الحرام کے
 اور دنیا کیے واسطے اس بات کے اموال کثیرہ پس خریدے قاضی نے سب جو تھے مابین مسجد سعی کے
 گھروں سے اور خرید او اسطے مستحقین کے عوض اسکے گھر بیچ راہون مکہ کے اور خرید او بیرون مکہ واسطے
 مسجد کے ساتھ چھپن دینار کے اور جاے سیل وادی سے ساتھ پندرہ دینار کے اور پس جو خریدی تھی
 دار ازرق سے ایک جگہ آن زمینوں میں سے اٹھارہ ہزار دینار قیمت کی تھی اور داخل ہوا بیچ مسجد کے
 گھر فیہ خزاعیہ کا اور تھی قیمت اسکی اڑتالیس ہزار دینار اور داخل بھی ہوا گھر آل بن مطعم اور شبیب بن عثمان کا
 اور کیا گیا دار القوار یعنی شیشہ خانہ میدان درمیان مسجد الحرام اور سعی کے آویہ زیادتی واسطے مہدی کی ہر
 بیچ جانب اعلا یعنی سعی کے اور اسی طرح بیچ جانب اسفل کے باب بنی ہنم کو اب العہد اور باب التمامین

اور باب البریم تک و البریم نام ایک حٹا کا تھا کہ وہاں بیٹھا تھا اس واسطے کہ وہ باب اسٹانم سے مشہور ہوا
 اور زیادتی جو جانب غرب مسجد ہوئی ساتھ حکم مقتدر بادشاہ کے لیکن بیچ جانب شامی کے پس منہا تک
 اور جانب یمانی میں قبة الشہداء اسی قبة العباس تک اور حاصل ریت تک اور تھا بعد درمیان دیواروں
 بمالی کعبہ اور دیواروں جنوبی کے کرلی ہوئی صفائے تمیز انچاس گز اور نصف گز اور تھی پیچھے اسکے جاے
 سیل وادی کی اور رنگوانے اسنے اساطین رخامیہ یعنی سفید ہائے سنگ مرمر سے اور آٹھائے گزے درمیان
 طرف بندر قدیم شعیبہ کے کہ قریب کہ ہر پچاس سے اوپر گاڑی کے طرف کا کے حکایت کی گئی ہر رائے
 بیچ بند شعیبہ کے اب تک باقی رہے جو سے ستون زیر مال ہیں یعنی ریت میں وسیع ہیں اور کھودی گئی ہیں
 اور بنا کی گئیں بیچ اسکے دو دیواریں متقابلتین یعنی ایک دوسرے کو قطع کرنے والی ہیں قائم کیے اور پڑوا
 تقاطع کے یہ اساطین تابعتس بنائے دیوار اور جب بیچ کیا مہدی نے بیچ اس سال کے اور کیا کعبہ کو
 کونین ہر وسط میں اس واسطے کہ تنگ و سکرلی ہوئی مسجد جانب جنوب سے بسبب جاے سیل وادی کے
 اور تھی بیچ اسکے اور جانب جنوب کے گھر لوگوں کے اور وہ چلتے تھے کوچہ ہائے تنگ میں پھر چڑھتے تھے طرف
 صفا کے اور تھا سعی بسبب کچی کے بیچ موضع مسجد کے اور تھا باب دارنمد بن عباد نزدیک مدرکین مسجد کے
 کہ اب نزدیک موضع منار و شارعہ کے ہر جانب وادی سے کہ اسنید عالم سعی کا چار اور تھی جاے سیل وادی
 گز بی تھی نیچے اسکے بیچ بعض مسجد کے اب پس ہم کیا ان نے اکثر و ارشد بن عباد کو اور کیا اسکے سعی اور
 وادی بیچ اسی دار کے ہر اور تھا عرض اسکا میل اخضر سے دوسرے میل تک اور طول اسکا اسفل تک
 اب پس جبکہ دیکھا مہدی نے یہ ارادہ کیا مربع بنانے مسجد کا کما عقلا نے یہ وادی زور کرنے والی ہیں
 بیچ اسکے روین تین ممکن بیچ اسکے ثبات و قرار بنا کا بلکہ خوف کیا جاتا ہو اس سے اندام گھروں کا
 اور دیواروں مسجد کا اور اس میں صرف کثیر ہو اور ہم بیوت کیا اسنے ضرور ہو کہ زیادہ کہن ہیں اور
 مربع کروین مسجد کو اگرچہ صرف کرو تین جمع بیت المال کو پھر متوجہ ہوا طرف عراق کے اور
 چھوڑا اموال کثیر واسطے خریدنے گھروں کے اور بنانے اس عمارت عظیمہ کے اور بنائی گئی

۴
 تاریخ مکہ
 جلد اول

ساترہت کریم اسکی کے اگر کہا جائے کہ تحقیق مسیحی صفا سے مروہ ملک ہو پس زمین جائز ہو داخل کرنا اسکا بیچ
 مسجد کے کہیں گے ہم شاید کہ کسی عریض ہو اور بنائے گئے ہوں یہ گھر بیچ بعض اسکے کے پس ہم کیا اسکو ممدی
 خلیفہ عباسی نے اور داخل کیا بعض اسکے کو بیچ مسجد کے اور مجبور بعض کو واسطے مسیحی کے اور خلیفہ امربن زیاد
 مالک و شافعی و احمد و ابو یوسف و محمد کے اور سکوت انکا دلیل ہو اور پھر محبت اس امر کے اور بیچ سہ چارہاں
 جبری کے ہو و خاٹوں کے ایک منبر صغیر کہ میں تین زینے تھے رکھا گیا مقابل بیت کے خطبہ پڑھا اور پڑا اسکے
 معاویہ نے اور وہ اول بن جسٹے خطبہ پڑھا بیچ مکہ کے اور منبر کے اور خلفا اور حکام پہلے اس سے خطبہ پڑھتے
 کہ میں در حالیکہ کھڑے ہونے والے تھے اور پر قدموں اپنے کے مقابل کعبہ کے اور بیچ حلیم کے اور بیچ اموی
 بن عیسیٰ عامل ہارون رشید کے نے کہ بیچ مصر کے خاٹوں کے کے ایک منبر نقش دار و مکلف کر اسکے نوزینے
 پس رکھا گیا بیچ مسجد کے اور اٹھا یا گیا منبر قدیم اور رکھا گیا بیچ عرفات کے اور واثق باللہ عباسی نے بنایا
 ایک منبر واسطے کے کے اور ایک منبر واسطے منی کے کے اور ایک منبر واسطے عرفات کے پس بیچ کیا اسکے
 اور خطبہ پڑھا اور پڑا اسکے اور دیا اہل عربین کو مال کثیر اور داخل کیا معتقد نے دار الندوہ اور گھر مشورہ
 اہل شوریٰ کو قریش سے بیچ مسجد کے ساتھ اطراف اسکے کے جگہ گھروں کی سے اور تھی جیسے دار الندوہ کے
 سیاط لینے جگہ کوڑا ڈالنے کی پھینکے جاتے تھے بیچ اسکے قائم لینے کوڑے پس جب ہوتا تھا تھانہ جاری تھی
 جبل قیقان وغیرہ سے روین اٹھا لاتی تھیں خباثت کو طرف دار الندوہ کے اور یہ داخل کرتا معتقد
 بعد اسکے کہ کہ گھا قریش نے طرف عبداللہ وزیر اسکے کے بیچ کر کے جو ہوا اور جو ہوتا ہوا یہ کہ معتقد
 مسجد کی شکایت اس سے پانی اور یہ کہ وادی کہ ہر آئینہ پڑھوئی تھی سے اور ہوئیں روین داخل بیچ مسجد کے
 جانب یانی سے بھی اور ہو چکی تھی خدام بیت طرف بنداد کے اور عرض کیا انھوں نے طرف دیوان
 خلافت کے یہ کہ منبر دیواروں کعبہ کا اندر کی جانب سے پھٹ گیا اور سنگ مرمر بچے ہوئے بیچ زمین
 اسکی کے ٹوٹ گئے اور دونوں حلقہ کعبہ اور غیر آگئے بیچ فتنہ علویوں کے لیے فرق راخصیکہ کنندہ ہوئے
 پس نکلا حکم معتقد کا طرف وزیر مذکور کے ساتھ بھیجے اموال کثیر اور سفاح لینے کا فہرہ ہندی کے پھر کوئی

وادی کو یہاں تک کھڑا ہوئے بارہ زینے اور تھے ظاہر انہیں سے پانچ زینے اور چھینکی مٹی اسکی باہر کے سے اور اصلاح کی ہر چیز کی کہ فاسد کیا تھا اسکو زمانے نے اوپر بہترین و زیبا ترین عمارت کے اور کھولے دیوار میں سے چھ دروازہ ارتقا اسکا آٹھ گز اور وسعت اسکی پانچ گز اور یہ بیچ سہ تین سو ساڑھے کے ہو اور وفات اسکی دو سو نو اسی مین اور زیادہ کی گئی مسجد بیچ زمانہ عباسیہ کے اور زینت دسی گئی بہت بار اور بنائی گئیں رباطین اور مدرسے بیچ کے کے اور گر مسجد کے اس طرح کہ نہیں حصہ شمار کیا جاتا پھر ظاہر ہوئی سستی بیچ زمانہ مقتدر کے یہاں تک کھڑا ہوئے قرامطہ نے روافض زیدیت سے واسطے انکے عقاید فاسدہ کہ پوچھا دیتے تھے طرف کفر کے اول انکا کچلی بروہیہ ہر قتل کیا گیا بیچ خلافت مکتفی باللہ عباسی کے بعد قتال و راز کے پھر قائم ہوا بعد اسکے بھائی اسکا حسین اور ظاہر ہوا ابن عم اسکا عیسیٰ ہبرایہ اور امیر المومنین رز عباسی پس فوب کی گئی قرامطہ بیچ شام کے پس قتل کیے گئے اور تشہیر کیے گئے بیچ بلاو کے اور تقاسمی ترانکا جنس اباطاہر قرامطی بنایا اسنے بیچ حجر کے کہ نام ایک بلدہ کا ہر دار الجمرہ ارادہ کیا اسنے نقل کرنے بیچ کا طرف اسکے ساتھ خونریزی مسلمان کے یہاں تک کہ موقوف ہوا حج بیچ زمانہ اسکے کے خوف اسکے اور طائف کفر اسکے سے بیچ آخر سال تین سو سترہ کے دن ترویہ یعنی اٹھویں ذی الحجہ کے وار دہوا ابو طاہر دفعۃً بیچ لشکر جرار کے پس داخل ہوئے ساتھ سواروں اپنے کے بیچ مسجد کے اور قتل کیا انھوں نے طواف کرنے والوں اور نماز پڑھنے والوں کو اور ان لوگوں مین سے کہ بیچ مکہ اور گھاٹیوں اسکی کے تھے بعد تیس ہزار آدمی کے اور ایڑ کیا گھوڑے کو ابو طاہر نے ساتھ تلوار اپنی کے کھنچی ہوئی بیچ ہاتھ اسکے کے حالت سکر میں پھر صغیر ماری اوپر گھوڑے اپنے کے نزدیک میت کے پس پیشاب کیا اسنے اولیٰ کی اور حجاج طواف کرتے تھے اور تلوار میں لے لیتی تھیں انکو یعنی مار ڈالتی تھیں یہاں تک کہ قتل کیے سات سو ملّا مجرم اور آیا ابو طاہر طرف باب کہہ کے اور آگھاڑا اسکو اور آواز کی بیچ حجاج کے کہ اگر گدھو تم کہتے ہو جو شخص داخل ہوا اسمین ہوا اسمین پس کمان ہو اسن پھر کپڑی ایک شخص نے جام گھوڑے اسکی کی اور کہا مٹی اسکے یہ ہیں کہ جو شخص داخل ہوا اسمین پس اسن دو تم اسکو پس بچایا اسکو اللہ نے اس سے

۴
 دروازہ کعبہ کی طرف
 شکر و در بیچ
 حکم شکر و در بیچ
 پیر و در بیچ

[illegible]

اہل کتب کے لئے اور ان کے لئے رہا ہوتا تھا اللہ تعالیٰ اس کا اس بات کو پھر تلافی فرماتا ہے کہ
 اور ہذا مہ کے پچیس جو لکھ رہے ہو تا تھا گوشت ساتھ کھانے والی کے اور گلیا بدترین جاننا طرف نار جنم کے اور جب
 امامیہ ہونے قرامطہ جمع حجاب سے طرف جو کہ کہہ انکا شمار کیا جو اسود کو طرف محل کے کے اور طرف کے
 نور وارہ ہوا سیر بن حسن قرمطی طرف کو کہ پچ دن کعبہ کے روز سہ شنبہ کو سہ تین سو اتالیس میں اور
 ساتھ اس کے جو اسود پس جب کرایا پچ میدان کعبہ کے حاضر ہوا ساتھ اس کے امیر کہ بیٹے شریف کہا گیا ہوا وہ جعفر
 بن محمد عباسی تھا ظاہر کی آئے ایک زبیل نکالا اس سے جو اسود اور اور اس کے لگی تھیں بخیرین چاندی کی
 پچ طول اس کے کے اور عرض اس کے کے واسطے ضبط روزوں کے کہ پچ لگی تھیں پچ اس کے بعد لکھا نے اس کے کے
 نزدیک اس کے اور حاضر کی ساتھ اس کے گج کوڑا جانے ساتھ اس کے جو اسود پس رکھ حسن بن مزدوق سہارے
 جو کو پچ مکان اس کے کے اور کہا گیا ہو کہ رکھا اسکو بڑے ساتھ ساتھ اپنے کے اور دیکھی محمد بن غزالی نے
 سیما ہی پچ سر جو کہ اور باقی اس کا سفید اور تھا منصور بن عبیدی نے بھی خطا آور آدمی احمد بن ابی
 قرمطی برادر ظاہر پاس ساتھ پچاس ہزار وزن طلا کے عوض جو اسود کے تا پچیر دیوے اسکو پس قبول
 لکھا آئے اور خرج کیے حکم ترکی نے پچاس ہزار دینار واسطے قرامطہ کے پس قبول نہ کیا اور بلکا گیا
 انھوں نے اور کہا انھوں نے کہ چنے اسکو ساتھ امر اس کے کے اور نہ پچیر گئے ہم اسکو مگر ساتھ حکم لکھ کے
 امیر امیر الشریعہ امیر مدعی اور یہ امور اس وقت ہوئے کہ جب وہ لگئے تھے جو پچ کعبہ ساختہ اپنے کے رکھے کہ
 اور کہا ہونے وقت پچیر لائے اس کے کے پچیر اپنے اسکو ساتھ امر اس کے کے پھر خدام کعبہ نے مبالغہ کیا پچ
 اس حکم نصب کرنے اس کے کے واسطے خوف کے اہل فتنہ سے جیسے دیکھا تو نے اب اور یہ فساد بیٹھے قلعہ جو
 فتنی حجاج بن ابی سبب سخت خلافت عباسیہ کے پچ بعد اس کے پھر وہ بد بد زیادہ ہوا یہ سخت بیانتگ کہ
 اہل عدلی دولت آگئی پچ نہ مستقیم اللہ کے اور وہ مستبدان تھا خلفائے اول نکالا اور عباسی فلاح
 اس کے بعد عباسیہ اللہ بن عباس کا تشریح خلافت اس کی کا بیست سال بعد سو کے ہوا مدینہ شام
 اس کے بعد عباسیہ سال بعد اس کے ساتھ حکم بالکوفہ اس کے ساتھ خلافت اس کے ساتھ حکم بالکوفہ اس کے ساتھ حکم بالکوفہ

[illegible]

کہ ایک سو چوبیس سو سال پہلے شمال سے سال کا سورج دوہن ظاہر ہوا۔ اگ اس واسطے سے چل ہوئی
 اور یہ سورج چھوٹا آسکو اور انعام بلکہ ہر شہر قاسی نے واسطے صوفیہ کے سنہ پانچ سو اسی میں
 پہنچ کر لکھا ہوا ہوتا تھا۔ اور وقوع الشمس اس طرح ہوا کہ پہلی ایک موش نے نبی چرخ کی چاکر
 چرخ کے پس چلایا۔ اگ نے جو اس میں تھا اور بلند ہوئی طرف چھت اسکی کے اور کھلی جالی اسکی سے اور متصل
 ساتھ سقف مسجد کے اور پھیل گئی اگ جانب مغربی کو یہاں تک کہ پہونچی جانب شامی کو باب عیالیک یعنی کئی
 اور یہ لکن تھا۔ چنانچہ اسکا سوا باب عیالیک کے اس واسطے کہ سیل عظیم نے گرا دیے تھے دو ستون اور منہدم کیا
 سقف کو یہاں سے یعنی باب عیالیک سے پس نہ تجاوز کیا۔ اگ نے اس باب سے اور جلائے اس اگ نے
 ایک سو تیس ستون سنگ مرمر کے اور ہو گئے وہ چونا و اما نیل مذکور پس تھا وقوع اسکا چھ مادی الاولی
 اسی سال میں بعد ازان شدید کے کہ پھر کیا مسجد کو یہاں تک کہ پہونچی قندیلوں تک اور داخل ہوا کہچہ بین
 جانب باب سے اور مری پنج سیل کے ایک جماعت پھر پنج سناٹہ ستوتین کے آیا بین ظاہری علی علیہ السلام
 مصر کا اور چ کیا پھر پاک کیا مسجد کو کوڑوں اور مٹی سے اور کو دین بنیادین پھر کر کیا انکو روئے زمین تک
 اور محکم کیا آسکو ساتھ اس طرح کے کر کیا انکو اور پر صورت بیوت شطرنج کے سنگما سے بزرگ سے اور
 ستون اور چل تقاطع انکے کے اور کل ستون مرمر کے تھے وصل کیے گئے تھے ساتھ حدید کے اور مٹی کی سیل
 اس محارت کی پنج او آخر شعبان سنہ اٹھ سو چار کے اور پھر اسبق طرف مصر کے واسطے تیاری جو بسا
 سقف کے پھر پنج سناٹہ ستومات کے آیا طرف مکہ کے پھر قائم ہوا اس خدمت پر اور لایا کلن بان اور
 آمادہ ہوا واسطے کار سقف کے اور متقش کیا آسکو ساتھ انوان کے اور پورا کیا سقف کو اور بہترین
 استحکام کے اور بنایا آسکو ساتھ کالمترین محارت کے اور لٹکا مین پنج اس کے قندیلین اور تیسرے کے
 مصلحات اور لہر واسطے مذہب کے اور بیہات قدیم کے اور تباہے رباط مذکور اور پنج ناناہ لٹکا مین
 فرج کے چھ ماضیات الدین کنہ رخا و سلطان بگا لہ سے کفر واسطے اہل حرمین کے اور واسطے
 ہر سال کے ایک سو تیس سو سال پہلے شمال سے سال کا سورج دوہن ظاہر ہوا۔ اگ اس واسطے سے چل ہوئی

سنہ ۸۰۷ھ میں اکثر ماضی سے کھینچ کر سب باطلانِ حق کے اور بیچ نماز و سجدہ کی کسی سلطان چہاں کہ
 سنہ ۸۰۸ھ میں وہاں واقع ہوا قلعہ بیچ کر کے اس طرح سے کہ بھی کیا ایک بار گندم محض میں دینار کے اور
 ایک خرچہ ایک دینار کو اس سال میں بیچ جاویں الاخر کے داخل ہوا اونٹ جمال خار و قی کا درخت
 بھاگنے والا تھا اس سے بیچ حرم کے طواف کرتا تھا بیت کا اور آدمی آرا اور کرتے تھے پکڑنے اسکے کا اور
 وہ کاشا تھا پس چھوڑ دیا آنکھوں نے اسکو بیانیگ کہ تمام کچھ اُسے تین اسبوع لینے تین طواف پھر پوسہ
 دیا اُسے حجر کو پھر متوجہ ہوا طرف مقامِ حقیہ کے اور کھڑا ہوا مقابلِ میزاب کے پھر بیٹھا اور دیا اور ڈال دیا
 نفس چہ کا اور پڑمین کے اور گریا پس باٹھایا لوگوں نے اسکو طرفِ مابین صفا و مروہ کے اور دفن کیا اسکو
 اُس وجہ کا اور عظیم خدامِ حرمین سے ملک شرفِ قاتیار ہوا سو طوانِ سلاطین چہاں کہ میں سے حاکم ہوا بیچ سنہ
 ۸۰۹ھ میں پھر کے بیچ اُسے طرفِ حرمین کے دیا بیت اور مذکور کثیرہ اور بنایا اُسے مسجدِ نبیؐ کو اور
 بنایا اسکا سکین ایک حجر عظیم اور مقامِ فان کا اور بنایا اُسے مسجدِ مذکور کو بیچ غزوہ کے اور اشکار سی کی مسجد
 مذکور کی اور بنایا نہ عرفات کو اور درست کیا نہرِ خلیص کو اور بھیجا منبر واسطے مسجدِ حرام کے اور درست کیا
 بیچ سنہ ۸۱۰ھ کا اسی کے اکثر یوں محقق مسجدِ الحرام کو اور بند کیا درون مابین پشرونِ مطاف کی کو اور درش
 مذکور داخل بیت کے اور بنایا مدرسہ و رباط اور مقرر کچھ صدقات و خیرات پیشا اور وقت کیے بیچ مصر کے
 دیات بہت جمع کرتے تھے غلات کثیرہ اٹھائے جاتے تھے بیچ ہرسال کے طرفِ مکہ کے اور آیا واسطے حج کے
 بیچ سنہ ۸۱۱ھ میں اسی کے اور تقسیم کیا اور پارلی اسکے کے اموال کثیر کہ نہیں حصہ کیا جاتا اور اسی طرح کی غیر اُسے
 کہ بعد اسکے ہوا چہاں کہ میں سے پھر شروع کی آنکھوں نے بیچ ظلم کے پس رفت و رو بہ کیا انکو بلا کرنے زمین مصر
 اور تمام ہوئی دولتِ مملکتی بعد جاریہ فاضلہ و غوری سلطانِ سلیم خان کے اور بہرِ محبت اسکی کے اور بولی دینے
 سلیم خان کے سلطانِ یحییٰ کو اور بنایا اس غوری نے بابِ ابراہیم اور بنایا اور پر اسکے ایک قصر اور بیچ وہاں
 اسکی کے دو سکین اور مگر گردِ باب کے واسطے کرانے کے اور بنائے بیٹھا دینے جاے وہ بیچ خارج باب سے
 اور ہر دست کے خارج مسجد سے وہ داخل بیٹھا بیچ بابِ محبت اسکی کے کہ یہ بھی کسی طرف

طرف مسجد کے اور بنائی اسے شہر بنامہ جدہ کی اور پھر اسی سے کما حقہ اپنے خلاصہ کرنے والے نے اور جب
 کہ تین تعمیرات قدما کی پنج مسجد کے اور عمارات انکی پنج مکہ کے بہت بے حد و شمار اور میں ارادہ کرتا کہ جو سے
 کتاب میری مختصر ترک کیا میں نے اکثر کو اور تھی خدمت آل عثمان کی ابتدا سے دولت انکی سے ہمارے زمانہ تک
 کہ سزا بارہ سو اسی تھیں میں واسطے حرمین شریفین کے عمارات و خیرات و صدقات و عید و شہار سے ارادہ کیا میں نے
 کہ کروں میں واسطے اسکے باب و تفصیل کروں میں اسکو تفصیل درجہ نہایت تک بھیجے اسکے کہ لکھوں میں شرف
 کہ ہو مسجد کا اور ثواب صلوات کا چ اسکے اور ثواب طواف و عمرہ و حج کا فصل پنج بیضا دی وغیرہ کے لکھا ہوا
 کہ مخوف ہو جاتے تھے طیور رنگام پر واز مقابلہ بیت کے سے ہمیشہ سے اور ضرر پہونچانے والے دوزخ سے بڑھتے تھے
 آہو وغیرہ سے پنج حرم کے اور نہیں مزاحمت کرتے تھے اسے اور جو جبر کرنے والا کہ قصد کیا اسے ساتھ باقی
 ہلاک ہوا یا نکالا گیا اور پنج سالہ مذکور کے واسطے ابی سعید بن ابی الحسن بصری تالیفی کے لکھا ہوا کہ اول جسے
 طواف کیا میت کا ملائکہ میں قبل آدم کے دو ہزار برس اور نہیں ہو کوئی فرشتہ سے کہ بھیجتا ہو اسکو اللہ تعالیٰ
 آسمانوں سے طرف زمین کے واسطے کسی حاجت کے مگر اول غسل کیا اسے زیر عرش سے اور اترا حرم میں
 ابتدا کرتا جو ساتھ میت اللہ کے پھر طواف کرتا ہوسات بار پھر نماز پڑھتا ہو بھیجے مقام ابراہیم کے کوہت
 پھر جاتا ہو واسطے حاجت کے اور واسطے اس کام کے کہ بھیجا گیا واسطے اسکے اور جو بی کہ جھٹلایا اسکو
 قدم انکی نے نگاہ طرف مکہ کے اور عبادت کی اللہ کی نزدیک کعبہ کے دوام حیات تک اور تحقیق کر کہ کعبہ
 قبرین تین سو بی کی مین اور مابین دونوں رکنوں کے قبرین شریفیوں کی ہیں ان سب کو تسل کیا
 جھوک اور غسل لینے جو دن نے اور قبر انصیل علیہ السلام اور مان انکی باجرہ کی پنج حلیم کے جو نیچے نیز اچھا
 اور قبرین فتح و صالح کی مابین زمزم اور مقام ابراہیم کے میں اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 نماز پنج مسجد میری کے یہاں برابر ہزار نماز کے جو پنج غیر اسکے کے مساجد سے مگر مسجد الحرام تحقیق منان
 پنج مسجد حرام کے برابر لاکھ نماز کے جو پنج غیر اسکے کے اور دوسری حدیث میں آیا ہوا اگر نماز پڑھے مابین
 ساتھ حاجت کے پس وہ دو کو روٹ اور پانچ لاکھ نماز کے برابر ہو اور روایت کی گئی ہو کہ اترتی ہیں ہزار

نزدیک اللہ جل شانہ کے سے ایک سو بیس رحمتیں تھیں واسطے طائفین کے بین اور چالیس واسطے
 نماز پڑھنے والوں کے بین اور بیس واسطے نظر کرنے والوں کے طرف کعبہ کے اور ایضاً نظر طرف کعبہ کے
 عبادت ہو اور ایضاً فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے نظر کی طرف بیت اللہ کے
 اندر سے ایمان و تصدیق اور ساتھ نیک جانے اُس نظر کے بخشے گئے واسطے اُسکے جو اول ہوے
 گناہوں سے اور جو آخر ہوے اور اٹھایا جائیگا روز قیامت کو اسے اپنے والوں میں عذاب عتاب سے
 اور اٹھایا گیا اللہ اہل اُسکے کو روز قیامت کے آئینہ میں اور جس شخص نے نظر کی طرف بیت اللہ کے
 اور تعین اوپر اُسکے خطائیں مثل کف دریا کے بخشے اللہ واسطے اُسکے کل خطائیں اور نظر کرنی طرف
 نعرم کے عبادت ہو اور امان ہو لفاق سے اور روایت کی گئی ہے ہر آئینہ واسطے کعبے کے آٹھ دروازے
 جنت کے ہیں سب کھلے ہوئے ہیں طرف اُسکے روز قیامت تک پس ایک دروازہ اُسے واسطے کعبے کے
 اور ایک دروازہ نیچے میزاب کے اور ایک دروازہ اُس سے نزدیک رکن یمانی کے اور ایک دروازہ
 اُس سے پیچھے مقام کے اور ایک دروازہ اُس سے نزدیک زمزم کے اور ایک دروازہ اُس سے
 اوپر صفا کے اور ایک دروازہ اُس سے اوپر مروہ کے اور روایت کی گئی ہے زمین داخل ہوتا کوئی کعبین
 مگر داخل ہوتا ہے بیچ رحمت اللہ کے اور زمین باہر جاتا ہے اُس سے مگر ساتھ منفرت اللہ تعالیٰ کے اور فرمایا
 رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص داخل ہو کعبے میں داخل ہوا بیچ رحمت اللہ کے اور بیچ شکار گاہ
 اللہ کے اور بیچ امن اللہ کے اور جو نکلا اُس سے نکلا بخشش نہ کیا گیا شکار گاہ مراد اُس سے ہے جسکو
 رہنا کہتے ہیں اور قبول کیجاتی ہے دعا اور زمین رو کی جاتی ہے بیچ پندرہ جگہ کے بیچ جو ف کعبہ کے
 یعنی اندر کعبہ کے اور نزدیک رکن یمانی کے اور نیچے میزاب کے اور بیچ حلیم کے اور خلف مقام کے
 اور نزدیک بیر زمزم کے اور اوپر صفا کے اور اوپر مروہ کے اور موقف یعنی مزدلفہ میں اور شعر
 یعنی منی میں اور نزدیک جبرائیل ثلاث یعنی منارات شیطان کے اور غیر اُنکے اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 وانشاء اللہ تعالیٰ بہتر بقیع کا اور پاک ترانکا اور صفا ترانکا اور قریب ترانکا نزدیک اللہ تعالیٰ کے

ماہین و روز گنوں کا جو اصرار یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماہین رکن یا انی اور جو اسود کے ایک روضہ جی ریاض
جنت سے اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں ہو کوئی شخص کہ دعا کرتا ہو نہ دیکھ کن اسود کے گنوں
کی بجائی ہو واسطے اسکے اور اسی طرح نزدیک رکن یا انی کے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص وارد حالیکہ گنج
کرنے والا تھا یا عمر کرنے والا نہیں تعرض کیا جاتا ہو اور نہیں حساب کیا جاتا اور کیا جاتا ہو اسکو داخل ہو تو جنت میں
ساتھ سلامتی کے خدائے عقاب سے ساتھ اسن پانے والوں کے اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص
ناز پر ہی خلف مقام کے ہو اسن پانے والا عذاب سے اور ایضا جسے ناز پر ہی بیچ خلف مقام کے دو مرتب
بخشے گئے واسطے اسکے جو اول تھے گناہوں سے اور جو آخر تھے اور دیا جاتا ہو حسنات سے برابر عدد ہر اس
شخص کے کہ ناز پر ہی اسنے خلف مقام کے کئی چند اور اسن دیکھا اسکو اللہ تعالیٰ دن قیامت کے تسع اکبر
یعنی خوف بنگ سے اور حکم کرتا ہو اللہ تعالیٰ جبریل دیکھائیل و جبریل ملائکہ کو کہ استغفار کریں واسطے اسکے دو قیامت
آؤ جسے ناز پر ہی نیچے پیراب کے دو کھٹ نکلا گناہوں اپنے سے مثل اس روز کے کہ جتنا اسکو مان اسکی نے اور
جسے چھوڑا جو اسکو نکلا گناہوں اپنے سے مثل اس دن کے کہ جتنا اسکو مان اسکی نے اور جسے ناز پر ہی
عظیم میں دو کھٹ جانب رکن شامی کے پس گویا زندہ رکھا اسنے شتر زار رات کو یعنی شب بیداری کی
اور ہوے واسطے اسکے مثل عبادت کل مؤمن اور مؤمنہ کے اور گویا کوچ کیے اسنے جالیس حج نیک و مقبول اور
جسے ناز پر ہی مقابل باب کعبہ کے چار کھٹ پس گویا کہ عبادت کی اسنے اللہ کی ساتھ عبادت جمیع خلق کی
اور درود بھیجے ہیں اوپر اسکے شتر زار ملائکہ اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر آئینہ جو اسود دست راست
اللہ تعالیٰ کا جو بیچ زمین کے صاف کرتا ہو خدا ساتھ اسکے بندوں اپنوں سے جبریل سے مصافحہ کرتا ہو ایک
ترمین سے بجائی اپنے سے اور جسے نہ پائی بیعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر مسیح کیا جو اسود کا پس تحقیق
بیعت کی اسنے اللہ و رسول اسکے سے اور اگر لگتین اسکو نہ جاستمین مشرکین کی نہ مس کرتا اسکو کوئی صاحب
تا شفا طلب کرے ساتھ اسکے مگر صحت پاتا ہو جسے حج کیا بیت اللہ کا پادہ پاک لگتا ہو اللہ تعالیٰ ساتھ ہر قدم کے
لگتا ہو نیک حسنات حرم سے تفسیر اسکی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر کہ جسے برابر ملائکہ کے جو اسنے ناز پر ہی گویا

کسی جگہ کھانا ہون اپنے سے مثل اسدن کے کو جانا اسکو مان اسکی نے اور محبوب تر بعل کا طرف اللہ کے
 بابین مقام و ملتزم کا ہر اور جہاں اللہ کا ہر بیچ زمین اسکی کے مصافحہ کرتا ہر ساتھ اس کے جس سے چاہتا ہر
 بندہ اپنے سے اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجر اسود اور عقیقہ آدم دیکھے روز قیامت کے ہر ایک زمین سے
 مثل جبل ابی قبیس کے واسطے ان دونوں کے دو انگھین اور دو زبائین اور دو لب ہو گئے گواہی دینگے واسطے
 ہر ایک کے جسٹے وفا کی اُن سے ساتھ وفا کے لینے طواف ادریس کیا اور نماز پڑھی اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 ہر آئینہ بزرگ نہا کر کے نزدیک اللہ کے وہ بین کر طواف کرتے ہیں گرد عرش کے کے اور ہر آئینہ بزرگ نہا کر کے
 وہ لوگ بین جو طواف کرتے ہیں گرد بیت اسکے کے اور فرمایا جسے طواف کیا گرد بیت اللہ کے ساتھ پنج روز
 گرم شدیدا حرارت کے سر پہنہ اور بوسہ دیا ہر کو بیچ ہر طرف کے لینے دور کے غیر اسکے کے ایذا دیوے کسی کو ان میں
 کلام اسکا مگر ذکر اللہ کے سے لینے اور کلام نہ کیا سوا کے ذکر اللہ کے ہوئی واسطے اسکے ساتھ ہر قدم کے کرٹھانا ہر
 اسکو اور رکھتا ہر اسکو ستر زائیکی اور دو کی گنیں اس سے ستر زائیکی اور بلند کیے گئے واسطے اسکے
 ستر زائے درجے اور فضل پیدا ہر طواف کرنے واسے کا اور پروار کے مانتہ فضل اہل شب چار و ہم کے ہر اور پر تمام
 کو اکب کے اور فرمایا جسے طواف کیا گرد بیت کے ساتھ بار بلند کرے اللہ ساتھ ہر قدم کے ستر زائے درجہ اور
 دیوے اللہ اسکو ستر زائیکی اور ستر زائے شفاعت بیچ جن جس شخص کے کہ چاہے الہیت اپنے سے مسلمانوں میں
 اگر چاہے پاوے دنیا میں اور اگر چاہے وغیرہ کیا جائے واسطے اسکے بیچ آخرت کے اور فرمایا ہر آئینہ واسطے اللہ کے
 ایک دن جو خوب و روشن نظر کر تا ہر اللہ تعالیٰ اس کے رحمت کی واسطے اہل حرم اپنے کے پس مسکو
 دیکھا اُسے کھڑا ہوا نماز پڑھتا ہر مغفرت کی واسطے اسکے اور جسکو دیکھا اللہ نے طواف کرنے والا مسکو
 واسطے اسکے اور جسکو دیکھا اللہ نے بیٹھا ہوا مستقبل کعبہ مغفرت کی واسطے اسکے اور کہتے ہیں ملائکہ اور جبرائیل
 نہایتی را کوئی مگر سونے واسے پس فرماتا ہر اللہ تبارک و تعالیٰ سونے والوں گرد بیت میرے کو ملا دو
 ساتھ ان کے ثواب میں لینے ثواب سے خالی نہ رہیں اور ایضا کعبہ پر شہد ہر ساتھ ستر زائے ملائکہ کے استغفار کرتے
 واسطے اسکے مسطوفان کیا اور رحمت بھیجتے ہیں اور اسکے اور ایضا طواف کرنے والوں کو

اور تحقیق اللہ البتہ تھا کہ اگر ہر سال طواف کرنے والوں کو بیت کے اور ایضاً بست گرد اس طواف سے قبل اسکے کوائل پر دوسرے درمیان تمھارے پس گو یا کہ میں رکھتا ہوں طرن ایک دیکھتے ہیں اور کچھ کشتیوں پر باشندہ نام اسکا صنف میٹھا ہوا اور پر سکے دھاتا ہوا اسکو کھینے کو ایک ایک پتھر اور فرمایا حج کرنے والے اور عورتوں پر میمان اللہ کے ہیں اگر حال کریں وہ اس سے دیوے انکو اور اگر دعا کریں وہ قبول کرے اور اگر خرچ کریں وہ قبول دیوے اور اگر کئے بدلے ہر درہم کے سات لاکھ درہم اور ایک درہم کی ہر کو درہم اور سات لاکھ درہم انہیں اور اللہ اللہ کما کسی تہلیل کرنے والے نے اور اللہ اگر کما کسی تکبیر کرنے والے نے مگر تہلیل کے ساتھ تہلیل و تکبیر اسکی ہا ہر چیز نے جہاں تک زمین پر یا رویہ ہو کہ جہاں تک آواز پہونچے اسکی اور حج اس حدیث کے ہر کہ انہیں ایک درہم سات لاکھ درہم سے البتہ تحقیق ہو چل تمھارے سے جو یہ ہوا اور اشارہ کیا حضرت نے طرف جبل ابی قبیس کے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہو واسطے اسکے کہ درمیان ان دونوں کے ہیں گناہوں سے اور حج مبرور یعنی مقبول یعنی نیک نہیں ہو واسطے اسکے بدل مگر حجت اور ایضاً عمرہ رمضان کے برابر ہوتا ہے حج کے ساتھ میرے اور ایضاً انہیں ہر کوئی عمل بہتر حج مبرور سے اور ایضاً عمرہ حج غیر مقبول بہتر ہو دنیا و مافیہا سے اور کہا جاتا ہے واسطے اس شخص کے کہ نہیں قبول ہو حج اسکا نکل تو گناہوں اپنے سے اور جو شخص کہ قبول ہو اس سے حج پس تحقیق پہونچا مقصد ثبے کو اور ایضاً جس نے حج کیا اور بزدل کہا یعنی زبان کو غیبت اور ہر کلام ناشروع سے محفوظ رکھا اور فسق و فجور نہ کیا نکال گناہوں اپنے سے مثل اسدن کے کہ جہاں سکریان اسکی نے اور نہیں ہو کوئی آدمی سے کہ وصیت کی اسے ساتھ حج کے کر لکھے اللہ نے تین حج ایک حج واسطے اسکے کہ لکھا اسے وصیت نامہ ایک حج واسطے اسکے کہ وصیت کی اسے اور ایک حج واسطے اسکے کہ او لکھا اسے وصیت اور جس نے حج کیا اپنے مان باپ کی طرف سے لکھے جاتے ہیں واسطے اسکے درج ایک حج واسطے اسکے اور ایک حج واسطے والدین اسکے کے اور جس شخص نے حج کیا میت کی طرف سے لکھے اسکے کہ وصیت کی اسے ساتھ اسکے لکھا جاتا ہے واسطے اسکے ایک حج اور لکھا جاتا ہے واسطے اسکے کہ حج کیا اسکی طرف سے

امیر تیمور نے بایزید کو لکھا کہ دونوں مجرموں ہمارے کو اپنے پاس سے نکال دو بایزید اسکو دیکر غضبناک ہوا اور
جواب میں گالیوں لکھیں اور درخواست جنگ کی کی امیر تیمور نے وزیر اور ادا اسکے کو کہ ہم جد تیمور کے تھے ساتھ
موافقت کر کے ماہ معلوم سے روم کو روانہ ہوا بایزید ماہ شہور سے ہزاروں جنگ تینوں کے چلا بایزید ماہ میں تھا
کہ امیر تیمور روم میں پہنچا بایزید سکر برسان ہوا اور طرف روم کے پہلے اور وزیر اور ادا اور بیٹے آ سکے تھے
پہلو تہی کی بایزید نے شکست پائی چنانچہ تاریخ تیموری میں تفصیل مرقوم ہے پھر حاکم ہوا بایزید کے بیٹا اسکا
سلطان محمد خان سنہ ۸۵۳ ہجری میں ظاہر ہوا چچ زار اسکے کے شاہ اسماعیل بن حیدر بن حنیفہ
چچ عجم کے اور ظاہر کیا آسنہ ۸۵۳ ہجری میں شکست دی آسنہ اسماعیل کو اور قتل کیا اسکو اور صفی الدین حداد علی کا
قدوۃ المشیخ تھا یعنی حنیفہ بغدادی رضی اللہ عنہ اور بعد اسکے مراد خان ثانی ہوا آسنہ ۸۵۳ ہجری میں
پھر سلطان محمد آٹھ سو چھپن میں پھر بایزید خان سنہ ۸۵۳ ہجری میں چچ عجم مقام اسکے کے سلیمان
سنہ ۸۵۳ ہجری میں پھر سلیمان خان سنہ ۸۵۳ ہجری میں پھر سلیمان خان ثانی سنہ ۸۵۳ ہجری میں پھر
مراد خان معاصر صنف سنہ ۸۵۳ ہجری میں پھر احمد خان سنہ ۸۵۳ ہجری میں پھر عبدالحمید خان
پھر محمود خان پھر عبدالحمید خان سلطان ہمارا کہ اب ہر جان تو تحقیق زمانہ عثمان خان سے سنہ
بارہ سو چھیاسٹھ زمانہ اس سلطان ہمارے تک دولت انکی غالب اور غالب ہر اور سلطنت انکی بلند
اور غالب ہر اور جبارہ یعنی جبر کرنے والے تمام اور بادشاہ قلیل و کثیر اطاعت کرنے والے ہیں واسطے
اس وجہ گاہ روشن کے اور تمام بہ سبب قیام آنکے کے جو بیچ خدمت اس بقول بلند اور شہر باک صاف یعنی کو بیچ
پہلے ان خدمات میں سے یہ پھر بایزید خان نے مقرر کیا کیسے فلس واسطے اہل حریم کے آئے جو وہ ہزار دینار
بیچ ہر سال کے اور آئین سے جو خلاف کسبہ اور مخل رومی اور سالہ سات ہزار روپ کا واسطے اہل حریم کے
اور مجاورین آنکے کے اور تارو ب یعنی جو اہل اس میں غلبہ قدر چار ہند کے ہوتا ہر اور لکھے آسنہ نام فقہا
لکھے بیچ بیعتات یعنی بیاضات کے اور مقرر کیے واسطے آنکے اور واسطے غیر آنکے کے دینار بیچ ہر سال کے اور
آج کے دن تک یہ صدقات جاری ہیں اور سو اسے اسکے گھانا دینا مساکین کا ہر روزہ اور پویم غلام

کہہ کر اس سالانہ عساکر کو اور اخراجات ابواب و قلعہات و شیشہ آلات و فلول و سونے اور مہینوں کے کھانے کو
 اس طرح کے کہ مہینہ قدت دیکھتا کوئی بادشاہ ہون میں سے مصاف ایک سال کا پس کیہ نکرات اور اجازت ماکہ
 بشارت کے اور انہیں سے جو کہ تعمیر کیا گیا چ سلطنت سلیم خان کے قہرستان میں صفی کے پیچھے فوٹے لینے کے
 بعد اس کے کہ وہ مسقف اور چار ستونوں کے کچ اسکے خراب پھر تعمیر کیا اور بندر بنادے اور بنایا مربع صاحب
 دو طبقہ یعنی دو درجہ کا اور پورا واسطے کتبہ کے اور نیچے والا واسطے مصلحین کے اور آٹا سلطان سلیمان سے
 عارض اور بنایا مہین بنایا اسنے انگو واسطے طلبا سے مذاہب اربعہ کے اور مقرر کیے واسطے ان کے مصاف
 بزرگ اور خدمات انکی سے ہر صاف کرنا مار کا اور اٹھانامی کا مقابلہ ابواب کے سے اور پھینکا آسکا چ
 مستفاد یعنی دو مہین کے بعد جمع ہونے وشل برس کے اور تحقیق غافل ہوئے لوگ ایک بار تین برس تک
 پس بلند ہوئی زمین یہاں تک کہ باقی نہ رہے بظاہر نہ میندے ابواب تین زمینے اور تھے سب پندرہ بارہ زیر غا
 پوشید ہو گئے پس آئے ایک روز سونہر سو تراسی میں پھر داخل ہوئے قیام اور تراب لینے کوڑے اور مٹی
 دروازوں سے بیچ مسجد کے اور پھر ہوا مطاف اور بیونچی مٹی اور پانی آستانہ بیت ملک اور باقی رہے تمام
 دن درات اور مطاف رہی ناز و جماعتیں سات وقتوں کی پس جلدی کی انھوں نے اور کھول راہ اور
 پاک کیا حرم کو اور انہیں سے جو تعمیر کیا اسکو سلطان سلیم خان نے قبہ یعنی گنبد میں بیچ چار طرف حرم کے
 اور تھے وہ مسقف دار لکڑیوں سے کھاتے تھے اسکو کڑے بسبب گذرے زمانے کے اور یہ بیچ جمال
 فوسو اسی کے ہوا اور شرح اسکی یہ ہو کہ شروع کیا اسنے جانب شرقی ابواب علی سے باب السلام تک
 اور ڈھایا اسکو اور جانب شرقی کو پس جب ظاہر ہوئی بنایا پایا انھوں نے اسکو غفلت و خالی سبب بنانے
 پس کمی بنادے جدید اور پورا استحکام کے پھر فاکئی انھوں نے کہ ہر کینہ دروہل جاتا ہر سا تو آگ کے اور شمشیر کی
 مجرند و دہ کہ قطع کیا ہا ہر جمال سے کہ قریب شمس کے بن نزدیک حرم کے لہ جلدی سے لائق تر ہو مقام
 پس ضرور ہر ستونوں اسکے سے نیچے گنبدوں کے پھر نصب کیا انھوں نے اول شمس کو کہ مٹایا اور کھینچنے والے کا
 مقدار چار ستون مقام کے مقابلہ کے پھر تمام پھر ستون شمس کے اور اسی طرح اطراف ہر قبہ سے اور دو کی انھوں نے

بنی صفور میں سے اور پھر کیا انہوں نے جانب شرقی کو حرم محترم سے اور جانب شمالی کو باب عروج نامی گھر
 نہالی یعنی مندرجہ بالا تمام عمارت تک پھر تمام کیا بیٹے اسکے سلطان مراد خان نے دو دروازوں جانبوں غربی و جنوبی
 ساتھ تمام کنگوروں اسکے کے اور دروازوں اسکے کے اور درجہات یعنی زیون اسکے کے داخل اسکے اور خارج
 اسکے سے اور پھر تیسری تہذیب کے اور واسطے تعمیر کی کے تاریخیں میں کہ مضمون انکے ہر تہذیب کیا مسجد الحرام کو
 مراد خان نے ہمیشہ ہر وجہ غلبہ اسکا اور راز ہر وجہ زمانہ خلافت اسکی کا ایضاً واسطے اسکے کے وہ بہتر بنا
 اللہ کی ہر ایضاً اور اذکر اللہ واسطے اسکے کے تمام کیا اسنے اسکو عمارت تہذیب کیا سلطان مراد بن سلیم نے
 مسجد بیت الحقیق محترم کو مسور ہوئے اس سے مسلمان سب ہمیشہ ہر وجہ فتح و یگانہ رایت و نشان انکے
 کہ سراج القدس نے بیچ تاریخ اسکی کے تعمیر کیا سلطان مراد نے حرم کو اور اوپر ابواب مسجد کے کتاب ہر پہل
 ساتھ سطح پنجہ کے اور عبارات ہر بیچ نہایت مراتب بلاغت اور فصاحت کے قریب ہر کنگوروں میں اسکے
 بیچ آخر کتاب کے انشاء اللہ تعالیٰ اور صرف کیا گیا بیچ اس عمارت کے اسقدر کہ خارج از حساب ہر اور
 ستون رخامیہ تین سو گیارہ ہر بیچ جانب شرقی کے حرم سے بائیں اور بیچ جانب شامی یعنی شمالی
 اکاشی ہر اور بیچ جانب غربی اسکی کے چوبیس اور انہیں چھ حرموں سے ہر اور وہ ایک قسم حجر کی ہر
 اور بیچ جانب جنوبی کے اسکے تینتیس گیارہ حرموں سے اور بیچ زیادتی باب براہیم کے چار و تیس ایک سو چار
 ہر شکل مربع و مسدس و مثلث اور چوبیستہ نامے اکٹھے کے اور بیچ زیادتی دارالندوہ یعنی باب الزیادہ کے
 چھتیس اور بیچ زیادتی باب ابراہیم کے اٹھارہ میان قصبہ ہر اور قصبہ ایک سو بارون ہر اور شکل کمر ہر
 اور سو تیس اور محلے چھپن اور کنگروہ کینہ راتین سواستی اور تھے بیچ مسجد ابواب اسکے کے چار سو چھیانوہ
 اور دروازے کلان سترہ ہر اور بیچ انکے آتالیس طاق ہر بیچ جانب شرقی کے چار اول باب اسلام
 اور مشہور کیا جاتا ہر ساتھ باب بنی شیبہ کے اور اسیں تین طاق ہر وہ قدیم ہر اور دروازے و طاق ہر
 باب البنی و باب الجنازہ و باب العباس و بنین تہذیب کے گئے بیچ اسکے حرم کے کنگروہ کے اور دروازے و طاق ہر
 وہ باب علی ہر اور جو تھا باب بنی ہاشم و باب علی اور تحقیق تہذیب کیا گیا اور ہر صحن وضع کے اور بیچ جانب جنوبی کے

سات دروازہ ہیں اول بیچ اسکے دو طاق ہیں اور نام رکھا گیا ہو ساتھ بازان کے واسطے کہ نہ رکھ کی کہ نہ رکھ
ساتھ بازان کے قریب جو اس سے او تحقیق کہ تجدید کیا گیا یہ دروازہ اور دوسرا دو طاق ہیں نام رکھا گیا سا
باپ بھلے کے تحقیق تجدید کیا گیا تیسرا باپ بھلا پانچ طاق ہیں اور نام رکھا گیا ساتھ باب بنی خرم کے کہ نام ایک
قبیلہ کا ہو یا بنا گیا اور کنگرہ بنائے گئے چوتھا دو طاق ہیں اور شہور کیا گیا ہو ساتھ باب اجاد صغی کے اور
وہ نیا بنا گیا اور پانچواں دو طاق ہیں اور وہ باب الرحمۃ جو نام رکھا گیا ساتھ باب مجاہدہ کے اور تجدید کی گئی
بیچ اسکے چھٹا دو طاق ہیں اور شہور کیا گیا ہو ساتھ باب المدرسہ کے اور باب عجلائن کے ساتھ نام شریف کے
اور نیا بنا گیا ساتواں باب مہمانی دفتر الی طالب اسمین دو طاق ہیں اور نیا بنا گیا ہو اور بیچ جانب کی
تین ہیں اول دو طاق ہیں اور وہ باب الخمرہ والودع جو اور نین تجدید کی گئی بیچ اسکے کوئی چیز دوسرا
باب بیچ ایک طاق ہو چڑا اور نین تجدید کیا گیا تیسرا باب العروہ ابی باب بنی سم اور بیچ جانب شمالی کے بیچ ہیں
اول باب السہدہ و باب العتیق و باب العروہ ابی باب عمرو ابن عاص طاق واحد اور تحقیق تجدید کی گئی اور
بیچ اسکے دوسرا باب العجلہ و باب الباسطہ متصل مدرسہ عبد الباسطہ کے اور ہر آئینہ تجدید کی گئی بیچ اسکے
تیسرا باب القطبہ طاق واحد ساتھ زیادتی دار الندوہ کے اور نین تجدید کی گئی اسمین چوتھا تین طاق
ساتھ زیادتی کے طرف جانب شامی اسکی کے اور تھے دو طاق اور قاسم بیگ نے کھوا تیسرا چوتھا پانچواں
پھر بنایا گیا جیسا تھا پانچواں باب القذیہ و باب لہرہ ایک طاق ہو نزدیک منارۃ السلام کے اور
تجدید کیا اسکو قاسم بیگ نے نزدیک بنانے مدرسہ سلطانی کے اور امانت مریضے منارہ پس تھے بیٹا تھا
اوپر باب ابراہیم کے مثل عبادت خانہ کے مندرم کیا اسکو ایک میل کرنے کے میں سے واسطے مشرف ہونے
اسکے کے اوپر گھر اسکے کے اور ایک منارہ تھا اوپر باب الصفا کے چھوٹا علامت واسطے باب الصفا کے
نین چڑھا جاتا تھا اوپر اسکے بسبب تنگی اسکی کے اور ایک منارہ تھا نزدیک میل کے ڈھایا گیا
اور ایک منارہ نزدیک مسجد راہ کے آذان دیکھتی تھی بیچ اسکے واسطے افطار کرنے صوم رمضان کے
اور روشن کی جاتی تھی اوپر اسکے تبدیل اور بجائی جاتی تھی نزدیک سحر کے تا پازر ہیں روزہ مار

میں کی

۵۴

کھانے سے اور تھے منارات کثیر اور پراہون جبل اور محلات کے اذان دیتے تھے اور پرانے مؤذن اور
 واسطے ان کے اراذق اور روزینہ اور تھاد واسطے عبداللہ بن مالک خراعی کے ایک منارہ اور پانی قبیس کے
 اور اوپر چوٹی کے ایک منارہ اور ایک منارہ مشرق اور باب لاجیاد کے اور ایک منارہ طرف بلو اسکے
 اور واسطے عبداللہ بن مالک کے ایک منارہ مشرق اور پرچمہ کے مجوز نام ایک مقام کا ہوا اور ایک منارہ
 بیچ شعبہ کے اور ایک وچیل قفاحہ اور اوپر جبل حر اور سوا اسکے اور تھے بقدر پچاس منارہ کے
 اور وہ منارات جواب موجود ہیں وہ سات ہیں اول منارہ باب احمد و طول اسکا سرسٹھ گز
 تعمیر کیا اسکو ابو جعفر عباسی نے اور تعمیر کیا اسکو بعد اسکے صاحب الموصِل جو اد اصفہانی نے بیچ سنہ
 پانچ سو کاون کے اور رئیس مؤذنین کا اذان دینا تھا بیچ اسکے پھر ہوا منارہ باب اسلام کا مقرر
 واسطے اذان کے اور وہ دو سو مناروں کا ہر طول اسکا پینسٹھ گز ہر پھر قبیہ زمر کا ہر گز شہاب
 رمضان میں بیچ سحر کے واسطے سحر کھلانے اور تذکیر کے پس ہوئی یہ بات اور پھر منارہ باب اسلام
 اور جبکہ ہوا کتبہ منہم کیا اسکو سلطان سلیم خان نے اور بنایا اسکو سنہ نو سو اکیس میں اور
 جسے بنایا منارہ مدی منصفہ عباسی تھا اور تیس منارہ باب علی کا ہر بنایا اسنے اسکو بطول اسکا
 چوں گز ہر پھر بنایا اسکو سلطان سلیمان خان نے جبکہ منہم ہوا اور اعادہ کیا گیا چھٹیس سے
 اور بنائے گئے واسطے اسکے مرتبہ اور درجہ اعلیٰ واسطے اور بطریق ~~سن~~ روم کے اور چوتھا
 منارہ الخورہ اسی باب الوداع ہر طول اسکا پچاس گز ہر ساتھ دو درجن کے بنایا اسکو منہم
 پھر تعمیر کیا اسکو شعبان صاحب موصِل نے دو بار واسطے گر جانے اسکے کے سنہ سات سو اکتھون
 اور پانچواں منارہ باب الزیادہ کا قد اسکا سرسٹھ گز ہوا اور وہ سات دو درجن قدیم کے ہر
 شاید کہ بنایا اسکو معتضد عباسی نے اور چھٹا منارہ سلطان قاضیا کا ارتفاع اسکا سرسٹھ گز
 طرف مسعی کے ساتھ تین منازل کے اور ساتواں منارہ سلطان سلیمان خان کا ماہین باب
 و باب الزیادہ کے ہر طول اسکا پینسٹھ گز ہر بنایا اسکو ساتھ چھٹیس کے جانی دار ساتھ بابی ملک

قافلہ ہزار کیا گیا پچا قبل کے نہر بنیدہ کامان تو ہرگز نہ وہ بند ہوتی تھی بسبب اندام کارینہ
 اور کم ہونے باش کے ساتھ طول ایام کے اور خلفا اپنے ملک تعمیر کرتے تھے اسکو اور تعمیر کیا اسکو
 ملک کو کپوری نے سنہ ہجری سوچو رانوے میں پھر صاحب اہل مغلظ الدین نے پچ سنہ پچ سو کے
 پھر متعصب اللہ نے بدھ پچیس برس کے سنہ چھ سو انیس میں کئی بار تعمیر کیا ابو سعیدہ خدا بندہ نے
 سنہ سات سو پچیس میں پھر تعمیر کیا شریف حسن بن جلال نے پچ سنہ آٹھ سو کے پھر بعد بند ہو جانے
 تعمیر کیا ابو نصر کسی نے پھر تعمیر کیا قاتیا نے پھر بند ہو سچ اوائل سلطنت عثمانیہ کے یہاں تک کہ
 پچ سنہ نو سو تیس کے بیجا گیا ایک مشکیزہ صغیر بنے ایک دینار کے روز عرفہ کے اور حجاج زبان گئے
 پیاس سے پس فی الحال نازل کیا اللہ جل شانہ نے باران پھر بار اور شکر کیا انھوں نے اور شکر کیا
 شکر یہ میں پھر حکم کیا سلطان نے واسطے تعمیر نہر حنین اور نہر عرفات کے یہاں تک کہ نکل گئی
 نہر وں حاجن سے کچھ مسقط فیض راہ میں کے ہر اور تھے حوالی عرفات میں سبزہ زار و باغ پھر نہر
 نہر بنیدہ کی پچ سلطنت سلیمان خان کے پھر تعمیر کیا اسنے اسکو ساتھ حسن تعمیر کے اور ملے طرف اس
 چشمہ ساتھ بہتر اعانت کے اور پچھے سلیمان کے تعمیر کیا بیٹے اسکے سلیمان خان نے ساتھ حکمت اس
 کثیرہ اور صرف بہت بزرگ و دیناروں غیر محصورہ کے جزا دیوے اللہ انکو کوئی خاتمہ پچ بیان
 مستقرات کے کتاب باب عمارت علی تک کو عبارت عربی میں ہر ترجمہ اسکا ہر سب تعمیر میں
 واسطے اصل اللہ کے استوار کیا اسنے بنیا و دین محکم کو ساتھ بنی جتہ اور نہر خالی کے اور خاص کیا انکو ساتھ
 نہر فیض اللہ کے استوار اور نہر دو و پچ کے اور کیا حرم کرم پچ کو طمان واسطے گروہوں طائفین و
 قاصدین کے تعمیر کرنے واسطے بن انتہاے مالک بلاد سے درویشی اللہ اور پچا اور پچا لنگی کے اور
 اصحاب لنگی کے بزرگ بزرگ ہین اور توفیق دی اللہ نے بندہ اپنے کو کہ احادیث پچا نے والا ہر ساتھ استوار
 غریب کے اور محکم کرنے انکان اسکے کے اور پچہ و جہاد کے جمع کرنے والا ذخیرہ آخرت کا گوشہ لینے والا نادر و معاصر
 سایہ کادار و پیر و بنوں بندوں کے سلطان بن سلطان سلطان ملا و کر اللہ فلاں پچ و ذرات اسکے اور

پنج اولاد اسکی کے روز قیامت تک واسطے تجدید آثار سجدہ غرام اور احاطہ اسکے کے ایسی مسجد کہ برابر ہر مسجد پنج اسکے
 اور مسافر پس تمام ہوئے پنج اول سلطنت عظمیٰ اسکی کے ہمیشہ رہے واسطے حرمین محترمین کے خدمت کرنے والا
 ساتھ تجدید حرم بیت خداے غالب برتر کے ساتھ حکم اسکے کے کہ مندر بزرگ ہر بیچے تمام ہوئی یہ تجدید پنج اول
 سلطنت سلطان مراد کے ساتھ حکم خرمین اسکے کے اور تعمیر کیا چھ ماہ اسکے نے ہر مسجد کو کہ متزلزل ہوئی ارکان
 اسکی سے بعد اسکے کے قریب تھیں کہ گر ٹر پڑیں بلند دیوارین اسکی پس نئی بنائیں اسنے دیوارین حرم بیت قدیم
 اور احاطہ کیا اسکا ساتھ اکل زمینت اور بزرگ صورت کے بعد اسکے کے کہ تعمیر کیا تھا اسکو روز و شب نے اور
 کھایا تھا اکثر یون صف اسکی کو دیک اور کٹیروں نے پس بلند کیے قہ موضع طوع کے بنائے گئے ساتھ
 اکثر یون کے اور سرور ہوئے ساتھ اس نکوئی بزرگ کے تمام پیروان پس یقین کیا انھوں نے
 واسطے اسکے ساتھ بزرگی روشن اور شرف فاخر کے پڑھنے واسے اس قول کے اللہ تعالیٰ کے سوا اسکے
 کہ تعمیر کرتا ہو سجدہ اللہ کی کو وہ شخص کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے در حالیکہ دعا کرنے واسے
 اسکے اللہ تعالیٰ سے بزرگی اور خیرہ و آخر کے کہنے واسے یا آقی و ائمہ کہ تو اسکو اور پرخت سلطنت کے
 محفوظ پنج حفظ اپنی کے کلفت سے اور فتح مند کر اور پر اس شخص کے کہ ارادہ کرے مخالفت اسکی کا
 استوار کنندہ واسطے مسجدوں اور درسوں کے تجدید کرنے والا بہتر بر مندم اور کہنے کا اور کہ تود روز
 اسکے کو واسطے امیدواروں کے جہاے امن امن پانے والوں کا اور آستانہ اسکے کو واسطے محتاجوں کے
 کفیل و ضامن آتے ہیں طرف اسکے ہر راہ دور سے ساتھ حرمت کہہ کے قبول کرے اللہ و بیچے
 سوال کا طفیل مرتب رسول کے اس دعا کو کہ لائق ہر ساتھ قبول کے پس جب حکم کیا اسنے بنیاد کا کو
 اور پرتقوی کے اللہ سے سوار و ضامندی کی ہوئی وہ عمارت استوار ارکان مشاہر و خوشی جنہوں کے
 اور ہوئی یہ بات آغاز خلافت اسکے کا اور براعت الاستقلال واسطے فرمان سعادت اسکی کے پہاڑ
 سعادت اسکی کے اوائل سنہ نو سو چار سی ہجری میں آور تھی ابتدا اس تجدید کے ساتھ ارادہ اللہ
 اسکے کے چلنے والوں رستون خدا سے بزرگ کے سلطان صحیبا سدن کرنیے دیگا مال نہ اولاد

مگر وہ شخص کہ لایا اللہ کے پاس قلب سلیم سلطان سلیم بن سلطان سلیمان بن سلطان سلیم بن سلطان بائزید
 بن سلطان مراد بن سلطان ابن سلطان محمد بن سلطان طبریم بن سلطان سلطان مراد بن سلطان اور خان
 بن سلطان عثمان جگر دے اسکو اللہ اوپر حقون کے بیچ جنتوں کے اور ہمیشہ رکھے اولاد انکی کو اوپر سندن
 خلافت کے گزرنے نہ نہ تک اور متاخری بیچ جو بیستون سو سال اول کے بیسوں سال نو سو اتنی سے
 پس جب سپرد کی سلطان سلیم نے امانت حیات اپنی کی ساتھ نیکر تسلیم کے اسی ایمان اور رحلت کی
 دار کی و تصور یعنی دنیا سے طرف اس کے کہ آمادہ کیے اللہ نے واسطے اس کے بیچ جنت کے مخلوق تہا نام ہے
 اس منبر کو قصد کیا تھا اسے تجدید مسجد الحرام سے اور بٹایا اللہ نے اوپر تخت خلافت کے بیٹے بزرگ اس کے کو
 اتھا بٹھا نا اور کیا بارگاہ اسکی کو جاسے رجوع واسطے لوگوں کے اسان کیا اللہ نے واسطے اس کے تمام اسکا
 روشن کو اللہ ساتھ روشنی اقبال اس کے کے منور قانون اور دنوں کے اور سلاوے خلق کو بیچ میں عدل اس کے
 قیام قیامت اور رعایت قیامت اور قیام کی راقم اس رقام نے ایک تاریخ کو لائق ہر ساتھ اس کے لکھی جا
 بیچ اس مقام کے ترجمہ اسکا یہ ہو تجدد کیا سلطان مراد بن سلیم نے مسجد بیت قدیم بزرگ کو خوش ہوے
 اس سے مسلمان سب ہمیشہ ہو جو فوج فتح دیا گیا اور علم کا کماروح القدس نے بیچ تاریخ اسکی کے تعمیر کیا
 سلطان مراد نے حرم کو اور لکھا ہوا پر با بیچ کے کہ نام ایک قبیلہ کا ہوا اور وہ باب ساتھ اس کے مشہور ہو باب
 صفائے آئنا زبان عربی میں کہ ترجمہ اسکا یہ ہو بعد اسم اللہ کے محمد رسول خدا کے ہیں بھیجا اسے انکو ساتھ ہوا
 اور دین حق کے تا غالب کرے اس دین کو اوپر کل دینوں کے اگرچہ برا جانیں شرک کرنے والے تحقیق
 اول گھر بنایا گیا واسطے آدمیوں کے وہ ہو کر بیچ مکہ کے ہر کرک والہ اور ہدایت ہو واسطے مسلمانوں کے
 بیچ اس کے نشانیاں ظاہر ہیں اور مقام ہر ایم ہو جو شخص اخل ہوا آسمین ہوا امن پانے والا اور واسطے اللہ کے
 اوپر لوگوں کے قصد کرنا کہ عبادت جو شخص استطاعت رکھتا ہر طرف اس کے ماہ کی یعنی استطاعت زیارت کی
 اور طریق میں کا کتابا بجانب شرقی مطاف کا بعد اسم اللہ کے اول یہ آیت لکھی ہو ان اول بیت ضعیف اللہ اس
 آیتناک بعد اس کے وہ عبارت ہو کہ ترجمہ اسکا یہ ہو نزدیکی ہو ساتھ اللہ کے تجدید بچانے پشھرون

مطاف کے اوپر ہوا کرنے آگے سے زیرِ اقدام طائفین کے بیچ طواف کے اور زیور بچانے باب شریف و میراب
 معظم بزرگ کے خلیفہ خدا کے بزرگ کا سلطان روم و عجم کا اور قبول کیا خانے اسکو اور پینک کیا واسطے خدمت
 کر کے مقام کے خلیفہ بن سلطان الملک المظفر ابو الفتوحات سلیمان خان کو قبول کرے اللہ اس سے نیکی
 اور بیہودہ بچا دے اسکو اس چیز تک کہ بیہودہ بچا دے اسکو سعادت و اقبال تک و جب تمام ہوئی تجدید اور کی
 ساتھ تاریخ کے طائر تنیث نے کہ بنایا اللہ نے قبلہ ہمارا کتاب بیچ عوض جبریل کے پہلوے راستہ حرم
 بعد بسم اللہ کے حکم کیا ساتھ عمارت اس مطاف شریف کے سردار ہمارے اور مولانا ہمارے امام بزرگ
 یعنی بادشاہ نے فرض کیا گیا طاعت کا اور تمام امتوں کے ابو جعفر منصور بسم اللہ امیر المومنین نے کیا
 جانب خدا کے سے بیہودہ بچا دے اسکو اللہ امیدوں اسکی کو اور زینت دیوے ساتھ نیکیوں کے اعمال اسکو
 اور یہ بیچ مہینوں سنہ تہ سنواکتیس کے ہر مصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وکتابہ پہلوے راستہ اس کے
 فوق اس کے اور پر خام کے بعد بسم اللہ کے یہ ہر سو اس کے نہیں کہ تعمیر کرتا ہر ساجد اللہ کی کو جویاں لایا ساتھ اللہ
 اور دن آخرت کے او قائم کیا اسنے ناز کو اور دی زکوۃ اور نہ ڈرا مگر اللہ سے پس قریب بین وہ لوگ کہ ہوو
 ہدایت پانے والوں سے امر کیا ساتھ عمارت سقف بیت شریف اور دیواروں اور میراب حمت کے اس نے
 کہ محتاج ہر طرف حمت پروردگار اپنے کے کروہ بادشاہ بجزو روم و عراقین کا سلطان احمد خان ہر بیچ شہر
 مجرم کے سنہ ایک ہزار اکیس ہجری میں تمام بیچ بیان اُن چیزوں کے کہ متعلقات حرم سے ہیں بیان
 گنگوروں کا سب گنگورے سجاد طرام کے ایک ہزار تین سو باون ہیں انہیں سے ایک سو تیرپن خام
 اور باقی چترتیس سے ہیں جانب مشرق کے حرم سے ایک سو تیس گنگورے ہیں ایک سنگ خام سے
 اور وہ بڑا ہے اور باقی سنگ شمس سے اور جانب شمالی حرم کے تین سو اکتالیس ہیں سا سنگ خام سے اور
 تین بڑے ہیں اور باقی چترتیس سے اور جانب غربی حرم سے دو سو چار ہیں پچتر سنگ خام سے انہیں
 ایک بڑا ہے اور باقی چترتیس سے اور جانب جنوبی حرم سے تین سو تیس ہیں شتر سنگ خام سے انہیں
 تین گنگورے بڑے ہیں اور باقی سنگ شمس سے ہیں اور نیافتی باب لندہ میں ایک سو اکتالیس

تمام ششجہی اور تالیقین باب ہر تہم کی طرف ایک سو چھیالیس انگڑے ہیں سب سنگ شیشی ہر بیان
 پیمائش کا عمارتستانی نے لکھا ہر کعبہ سب مسجد الحرام ایک کھمبے میں بزرگتر لیکن تحقیق وہ ہر کعبہ عمارت فاسی نے
 کیا ہے صفحہ پانچویں کلام اسکا تحصیل لازم نقل کیا ہو کر نا پائین نے مسجد الحرام کو وہ کعبہ کے گز سے پس طول اسکا
 دیوار عربی سے دیوار شرفی تک کہ مقابل اسکے چوتھن سو چھپن گز اور آٹھواں حصہ گز کا ہو اور ہاتھ کے گز سے چار سو گز
 معلوم ہوا کہ اگر اتنی پائنتھ کے گز سے بڑا ہو گا اور نا پائین نے عرض مسجد الحرام کا دیوار شامی سے دیوار یانی تک دو
 چھیانوے گز تھے ہنی سے اور ہاتھ کے گز سے تین سو چار گز ہوتی ہو یہ پیمائش انتہی مضطر ح فاسی نے ذکر کیا جس
 طریق سے تمام مہر جسکے احاطہ میں سنگ تالیقین سے چھ سو پانچ گز اور ہاتھ کے گز سے سات سو گیارہ گز ہوتی ہو پانچ گز
 بیان مطواف کا ماعلی قاری نے شرح منکے توسط میں لکھا ہر کعبہ اور مطواف سے وہ چار کعبہ مقرر کی گئی ہر واسطے
 طواف کے اور اسی قدر شمس مسجد الحرام نماز رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اور علانا تطبل الدین کی نے ایچ مکین لکھا ہر کعبہ
 مطواف مطلق اسقدر ہر گز و بیت کے گز فرش کیا ہر اسمین اس وقت تک پتھرون کو تراش کے قسم سنگ صولان سے
 اور تیار ہوا تھا وہ دائرہ مطواف کا ستہ نو سو کسٹہ ہجری میں سلطان سلیمان خان بن سلطان سلیم خان کے حکم سے
 کردہ سلطان بن مہرین سے تھا اور کما زہ کیا اقم سائرہ خیرۃ الدارین نے عرض طول موضع مطواف کا گز شرعی سے
 کہ وہ چوبیس انگشتی ہر آرد موضع مطواف واقع ہو دائرہ کی طرح نہ اوپر صولت ترجیح کے آرد دائرہ اسکا سب طرف سے
 یکساں بنیدن ہر آرد ترجیح معنی ہر چھ چاروں طرف سے برابر ہو پانچ یا اسکا چاروں طرف سے مقابلہ اور پنج
 کوہ شرف سے پایا اسکو شمالی کی طرف کوہ عظیم کے اور باہر عظیم سے کہیں گز اور ایک انگشت دو انگشت اور مغرب کی
 کوہ مشرف سے چوبیس گز دو انگشت کم اور جنوب کی طرف کعبہ سے اسی گز اور آٹھ انگشت اور شرق کی طرف کعبہ
 عظیم سے نہایت باب اسلام قدیم تک چوبیس گز اور حساب کیا گیا ہر ان سب گزوں کا مرجع کعبہ کے مقابلہ سے
 اور پنج سے کوہ شرف کی گز ٹھون آرد اس مکان سے کہ واقع ہر وہ بیان پنج کے جامع الموزن میں لکھا ہر کعبہ اور
 وسط مکین ہر سات انگلی گیارہ سو پانچ گز ہر واسطے اسکے نیچے موزن دروازوں کی چالیس ہر پانچ سو
 اسکے چار سو چھپن ہیں سب سنگ خام سے ہیں آرد و دانے اسکے پندرہ ہیں انتہی بیان ارتفاع کلابندی

مربع مکعب

کہ حضرت زین العابدین علیہ السلام کی قبر میں کی جگہ تھی چھپا سکوداخل حجرین کیا ہوا اور
 اس حجر کے دور مانے میں ایک نزدیک شامی کے دور نزدیک کن عراقی کا دریا بین نون دروازوں حجر کے
 بیس کا فاصلہ ہوا اور جو کا اندک جانب پرستے شامی گزرا و باہر کی طرف سے سوا چالیس ہزار بیان حفرہ کا
 وہ ایک شخص جو حیرانہ ہوا اور ایشیائی تھے سے نزدیک ستا کہ غلطی کے واسطے اہل یام میں سے تمام ہر بل کے مشہور ہوا
 بعض کہتے ہیں کہ یہ حفرہ وہ جگہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام وقت کی کہ شریف کے سین کا رہتا ہے واسطے اہل ملک اس
 حفرہ کو جو کہتے تھے طوائف کا سات باشت اور سات انگشت ملی ہوئی ہو غرض اس کا پانچ باشت اور تین انگشت ہوا
 شیخ علی الدین طبری نے فرمایا کہ یہ حفرہ وہ جگہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سرور عالم علیہ السلام کے ساتھ پانچ و تین
 نماز میں موضع میں پڑھی ہوا اوقات نماز چکاتے تھے کہ یہ ہر ایک میں نے کون تھا نے اسل مت جو صبر نماز
 فرض کی و ان کے احوال صواب بیان ہو و مطاف کا مدین مطاف کی طیم کی طرف دیوار عظیم سے حد مطاف تک
 پچیس گز ایک باشت و دو انگشت ہوا و جانب بنی شام دروان یعنی ایشیہ گھبرا و جنوب کی طرف شادروان کہتے تھے اس
 مطاف کی گز اور دو انگشت ہوا و روانہ کعبہ کی طرف سے حد مطاف تک پن گز ہوا و حد مطاف کے بعد ایک گز
 تمام طول مطاف کا ماہین شمال سے جنوب تک شانوس گز اور تین پاؤ گز دو انگشت کہ اقدار سے زیادہ ہر بیان حفرہ
 زمین مطاف کا عرض بن مطاف کا اگر اگر کہچہ ہوا و زمین سنگ سفید سے فرش کیا ہوا و روانہ کعبہ مشرق کی طرف
 کہ مقام ابراہیم جو مانے شادروان کو تک مقابل کہچہ ہوا و اس طرح قدم ہوا و شمال کی طرف سے کنارہ حد مطاف
 ہوا و حد مطاف کے مقابل سکے ہوا و تین قدم ہوا و دو انگشت ہوا و غرب کی طرف کنارہ مطاف سے شادروان کہتے تھے ایک کا وقت
 ہوا و انگشت کم ہوا و طرف اور طرفوں سے زیادہ ہوا و جنوب کی طرف کنارہ مطاف سے شادروان دیوار کہتے تھے ہوا
 اس جگہ تک کہ جو مسعود بن عیسیٰ القیس مہر بیان مستوفون مطاف کا ستون ہوا و مطاف کے جو واسطے لگانے تھے
 کہ کہ بن تبتیل لیس و بن اکتیس دہشت و ش یعنی ہفت دھاک ہیں و اسکو بھنے پچیس بھی کہتے ہیں اور وہ
 و دونوں کو دونوں پر سنگ در سفید کے ہیں اور درمیان زمین فرج ہوا و ہر دو ستون کے درمیان میں سات
 شیشے لگی تھیں ہر ایک ہشت و ش ہوتی ہیں اور یہ قندیلین کہ وہ مطاف کے دو سو چوبیس ہیں اور تمام قندیل

درم کی ایک اینٹ بنیہ حجرہ محترمہ و بیت اللہ شریف تھوڑی سی بھری اعلیٰ زمین چاروں طرف سے چنانچہ کن جبراسود مقابل
 دونوں مشرق کی کچی واقع ہوا ہے یعنی مشرق صیف مشرق شاہ اور تارہ قطب کا برابر کن بجائی کے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی
 اسی طرح پر قیاس کرنا چاہیے بیان مصلحتوں کا پہلا مصلعہ صنفی ہے وہ ایک کان جو تین کا دروازہ تجارت عظیم الشان طرف
 شمال کے باہر ستونوں مطاف سے واقع ہے اور اس مصلعہ سے دیوار عظیم کی اڑتالیس گز ہے و دوسرے مصلعہ شافعی ہے کہ قریب
 چارہ فزم کے واقع ہے اور یہ مصلعہ دیوار کوثر شریف سے چالیس گز ہے اور اس طرف کوئی ستون مطاف کا نہیں ہے و دوسرے مصلعہ
 درستون مطاف سے باہر ہے و دریاں عمارت چارہ فزم اور شہر عالی سنگ درم کے واقع ہے اور اس پر ایک مکان ہے ایک درخت
 مقام ابراہیم کے مشرق کی طرف تیسرا مصلعہ حنبلی ہے اس پر بھی ایک مکان ہے چھوٹا سا ایک درخت مقابل جبراسود کے باہر
 ستونوں مطاف سے جانب مشرق کے اور کندرہ دیوار اصلی سے تالیس گز اور کبک زید جبراسود سے پینتالیس گز کا چوتھا
 مصلعہ مالکی ہے کہ اس پر ایک مکان ہے ایک درخت جانب مغرب کے باہر ستونوں مطاف سے واقع ہے اور کندرہ مصلعہ سے تالیس گز
 کعبہ میں پینتالیس گز ہے بیان مقام ابراہیم کا نقل ہے شیخ عزیز الدین سے کہ سنہ ۸۰۲ میں جو بھری میں وہ مجاور
 کعبہ تھے اس وقت انھوں نے مقام ابراہیم کی پیمائش کی معلوم کیا بلندی اس کی روئے زمین سے شاہ گز اور ستون مصلعہ
 گز کا ہے اور یہ وہ سنگ ہے جو چاروں طرف سے پاؤ گز ہے اور اس پر نشان دونوں قدون کا ہے اور اگر دیکھو تو
 پیمائشی کے پیرے گئے ہیں اور چنان قدون کا پتہ چاندی کے سے سارے سات قیاط یعنی تیسرے حصہ گز
 اور اسی قیاط کے اور گز چوبیس قیاط ہے اور چاروں طرف اس موضع کے ایک صندوق زمین میں مضبوط کیا ہے اور
 اس صندوق پر خلاف اہلسنن و زینت کا ڈالا ہے اور اس کے اوپر ایک گنبد چھوٹا سا لکڑی کا چار ستون پر کھڑا ہے اور
 اندر اس کے سونے اور لاجورد وغیرہ سے تمام نقش کیا ہے اور زینت زیب و زینت سے سفوارا ہے اور اوپر گنبد کے
 شیشے کے تختوں کو باہر ملا کر میخ زد کیا ہے اور ہر چار طرف صندوق کے چار شیا کہ ہفت جوش کے یعنی چار
 ٹیٹیاں جالیہ ہفت دھات کی ان چار ستونوں سے کہ مذکور ہوئے وصل کی ہیں اور عقب اس گنبد کے
 ایک مکان کہ پتھر کے ستونوں پر تعمیر کیا ہے اور اس کا نام ابواہ حلف ہے اور کول اس کا اور عرض اس موضع
 اصلی کا کہ مقام نماز پڑھنے نقل طواف کا ہے یہی ہے اس مکان کے پانچ گز ہے اور شیا کہ پتھر کے کو کہتے ہیں

اور اس صندوق سے کہ حسین مقام ابراہیم پر شانزدہن کو تیک کہیں گزشتہ ان مشہور میان منکر بن خطبہ جمعہ کا
 کو قبال کن عراقی کے واقع ہو تجارت سنگ در صفید کے عظیم نشان تیر و زبہ کا ہوا اسکے اوپر ایک گنبد گزری شکل
 بلع طلالی بنا ہوا میان چاہ و زمزم کے تین اس بیکار سنگ گزریا اور عرض اسکے منہ کا چار گز سے چار گز ہوا اور
 دیوار کو بڑھ کر تین سے تاجاہ زمرہ نمین گزریا اور فرق درمیان مقام ابراہیم کے اور چاہ و زمزم کے اکٹیں گز ہوا اور
 پیچھے اس مکان کے حسین چاہ و زمزم ہوا ایک گنبد ہوا کہ اسکو قتیہ الفزاشین کہتے ہیں اسواسطے کہ فرش نوگ
 شمع اور شمع دان اور کچھوئے اور قرآن مجید اور دیگر حاجت کی چیزیں ہیں مسجد الحرام کی سب اس میں رکھتے ہیں
 اور پیچھے اس قبے کے ایک گنبد و دروازہ و عتب اس مکان کے کہ مصلای شامی اس میں ہوا ایک دروازہ ہوا
 کہ اسکو باب السلام کہتے ہیں اور ایک زینہ چوٹی گیا رہ پائے کا واسطے داخل بیت اللہ کے قریب مکان
 زمزم کے رہتا ہوا اور وہ والی مندر اس نے بھیجا تھا بیان مفصل گنتی اور دو دستوں کا سواے
 ان ستونوں کے کہ زیادتی باب السلام اور باب الزیارة میں ہیں سب ستون گرد و گرد مسجد الحرام کے
 چوبیسو چوباسی ہیں چاروں طرف مسجد الحرام کے ہر طرف تین قطار ستون ہیں بعضی جگہ کم اور بعضی جگہ زیادہ
 چنانچہ کینج صفائی طرف تین قطار ستون ہیں کچھ کم اور باب ابراہیم اور باب الزیارة کی طرف تین قطار سے
 پچاسی ستون زیادہ ہیں مفصل سناروں کا منارہ مسجد الحرام کے سات ہیں چار چاروں کو نون ہیں
 اور تین سواے کو نون کے بیان مفصل مساحت کا نیز نجدی نے کہا ہوا کہ مساحت مسجد الحرام
 ایک کومین اگر نہ ہو لیکن طول مسجد الحرام کا پانچ گز سے علائے فارسی کے زمانے میں باب السلام سے کہ وہ کو نہ
 دیوار مشرقی مسجد کا ہوا باب عمود کہ کہ وہ کو نہ غریبی مسجد کا ہوا چار سو سات گز ہوا عرض مسجد شریف کا باب غریبی
 کہ مشہور باب صفا ہوا اور پھر دیوار جنوبی مسجد کی دیوار دیوار اصلی مسجد کے شمال کی طرف باب اللہ کے ہیں چار گز ہوا
 خاتمہ الطبع - شکر خدا کہ یہ رسالہ تاریخ بنائے کا مضمون مصنفہ اکمل الکمل ابو فخر الدین حسین بن محمد حجت کب
 جناب المصطفی مولانا محمد قطب الدین خان دہلوی ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۵ ہجری مطابق ماہ جولائی ۱۳۲۵ ع
 پارووم مقام لکھنؤ مطبع منشی نول کشور میں چھپا

